www.KitaboSunnat.com

اسلامی عقائد

دو مسلمانوں کا مکالمہ

تخریج و تحقیق
مولانا محمد ارشد کمال

نظر ثانی
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مؤلفین
وارثانِ انبیاء

مکتبہ افکارِ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی عقائد

دو مسلمانوں کا مکالمہ

مؤلفین

وارثانِ انبیاء

تخریج وتحقیق اور حک واضافہ

مولانا محمد ارشد کمال

نظر ثانی

ابوالمحسن

کتاب رقم
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ افکارِ اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نامِ کتاب	:	اسلامی عقائد
مؤلفین	:	وارثانِ انبیاء
تخریج و تحقیق	:	مولانا محمد ارشد کمال
نظر ثانی	:	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
ضخامت	:	۹۶ صفحات
اشاعت (اول)	:	جنوری ۲۰۱۵
ناشر	:	مکتبہ افکارِ اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- مسلمان کی زندگی سے متعلق چند اہم سوالات 6
- مسلمان کو اپنا عقیدہ کہاں سے اخذ کرنا چاہیے؟ 6
- دین اسلام کے کتنے درجے ہیں؟ 6
- اسلام کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟ 6
- ایمان کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟ 7
- لا الہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے؟ 8
- لا الہ الا اللہ کی شہادت 8
- کیا اللہ تبارک وتعالی ہمارے ساتھ ہے؟ 12
- کیا آنکھ سے اللہ تبارک وتعالی کو دیکھا جا سکتا ہے؟ 12
- اللہ تعالی کے اسماء وصفات کی معرفت کا کیا فائدہ ہے؟ 13
- اللہ تعالی کے ناموں اور صفتوں میں کیا فرق ہے؟ 14
- فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ 15
- کیا ہم قرآن کو لے کر نبی ﷺ کی سنت سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟ 16
- رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ 16
- رسالت محمدی کی گواہی 17
- نبی ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا 17
- نبی ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کرنا 18
- نبی ﷺ نے جن کاموں سے روکا اور منع کیا ہے ان سے باز رہنا 18
- اللہ کی عبادت اسی طریقے پر کرنا جو اس نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے مشروع کیا ہے 18
- نبی ﷺ کے اوصاف 20

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ 20
❀ قیامت کے دن کتنی قسم کی شفاعت ہوگی؟ 21
❀ کیا زندہ اشخاص سے مدد اور شفاعت طلب کرنا جائز ہے؟ 22
❀ وسیلے کی کتنی قسمیں ہیں؟ 23
❀ مردوں یا غیر موجود اشخاص کو پکارنے (ان سے مانگنے) کا کیا حکم ہے؟ 24
❀ کیا جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں؟ 24
❀ تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ 25
❀ کیا مخلوق کو حقیقی قدرت و مشیت اور ارادہ حاصل ہے؟ 26
❀ احسان کسے کہتے ہیں 27
❀ نیک اعمال کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں؟ 27
❀ اختلاف ہو جائے تو ہم کس چیز کی طرف رجوع کریں؟ 28
❀ توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟ 29
❀ ولی اللہ کون ہے؟ 29
❀ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کے بارے میں ہم پر کیا واجب ہے؟ 29
❀ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جو مقام عطا کیا ہے آپ کی تعریف میں 30
❀ خوف کی کتنی قسمیں ہیں؟ 31
❀ توکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ 31
❀ محبت کی کتنی قسمیں ہیں؟ 32
❀ موالات (دوستی) و معادات (دشمنی) کے اعتبار سے لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں؟ 32
❀ کیا اہل کتاب کو مومنین میں شمار کیا جا سکتا ہے؟ 34
❀ کیا کافروں پر ظلم کرنا جائز ہے؟ 35
❀ بدعت کسے کہتے ہیں؟ 36
❀ کیا دین میں "بدعت حسنہ" اور "بدعت سیئہ" ہے؟ 37
❀ نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟ 38

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ کیا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتا رہے؟ 39
❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ 40
❀ شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟ 40
❀ شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان کیا فرق ہے؟ 41
❀ کیا اس شرک میں وقوع سے قبل اس سے بچنے کی کوئی صورت اور واقع 41
❀ ریا کاری کی کتنی قسمیں ہیں؟ 42
❀ کفر کی کتنی اقسام ہیں؟ 43
❀ نذر ماننا کیسا ہے؟ 43
❀ جادو کا کیا حکم ہے؟ 44
❀ نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ 45
❀ ستاروں سے بارش طلب کرنا کب شرک اکبر ہوتا ہے اور کب شرک اصغر؟ 46
❀ گناہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ 46
❀ کیا کچھ ایسے اسباب بھی پائے جاتے ہیں جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتے ہیں؟ 46
❀ توبہ کا کیا حکم ہے؟ اور توبہ کب قبول ہوتی ہے؟ 46
❀ کیا ہر گناہ سے توبہ کی جا سکتی ہے؟ توبہ کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ 47
❀ مسلمان حاکم کا کیا حق ہے؟ 48
❀ کیا امر و نہی میں اللہ کی حکمت سے متعلق سوال کرنا جائز ہے؟ 48
❀ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿مَآ اَصَابَكَ......﴾ ”تجھے جو بھلائی ملتی ہے 48
❀ کیا یہ کہنا جائز ہے کہ فلاں شخص شہید ہے؟ 49
❀ کیا کسی متعین مسلمان پر کفر کا حکم لگانا جائز ہے؟ 50
❀ کیا کعبۃ اللہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا طواف کرنا جائز ہے؟ 50
❀ قیامت کی بڑی نشانیاں کون سی ہیں؟ 50
❀ وہ سب سے بڑا فتنہ کون سا ہے؟ جو انسانوں پر گزرے گا؟ 51
✿ اسلامی عقائد کی تفہیم کے لیے ایک سنجیدہ مکالمہ 53

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کو اپنا عقیدہ کہاں سے اخذ کرنا چاہیے؟

اسے اپنا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ کے اس نبی ﷺ کی صحیح حدیثوں سے اخذ کرنا چاہیے جو اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کی ہر بات وحی الٰہی ہے جو اُن کی طرف کی جاتی ہے۔ ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝﴾ (النجم: ٥٣/ ٤) اور یہ (مسلمان کا عقیدہ) صحابہ کرام اور سلف صالحین کے فہم وسمجھ کے مطابق ہونا چاہیے۔

دین اسلام کے کتنے درجے ہیں؟

دین اسلام کے تین درجے ہیں: اسلام، ایمان اور احسان۔

اسلام کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟

اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اور اس کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے اس کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا اور شرک و مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا اسلام ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں مذکور ہیں:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) [1]

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوۃ دینا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔''

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب دعاءکم ایمانکم......، رقم: ۸۔ مسلم، رقم: ١٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟

دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل کو ایمان کہتے ہیں جو اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِيَزْدَادُوٓا إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ (الفتح: ٤٨/ ٤)

''تا کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ (اور بھی) ایمان میں بڑھ جائیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً ، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَىٰ عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ)) ❶

''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں افضل درجے کی شاخ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرنا ہے اور ادنیٰ درجے کی شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

نیز اس سے بھی اس امر (ایمان کے گھٹنے بڑھنے) کی تائید ہوتی ہے کہ نیکیوں کے موسم آنے پر ایک مسلمان اپنے نفس کے اندر اطاعت کے کاموں میں نشاط اور چستی محسوس کرتا ہے اور گناہوں کے بعد اعمالِ خیر میں فتور اور سستی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾ (هود: ١١/ ١١٤)

''یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

ایمان کے چھ ارکان ہیں جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس حدیث میں کیا ہے:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ ، وَمَلَائِكَتِهِ ، وَكُتُبِهِ ، وَرُسُلِهِ ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) ❷

---

❶ مسلم ، كتاب الإيمان ، باب بيان عدد شعب الايمان...... ، رقم : ٣٥ .

❷ مسلم ، كتاب الايمان ، باب ، رقم : ٨ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”یہ کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تم ایمان لاؤ اچھی و بری تقدیر پر۔“

لا الٰہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے؟

اس کا مطلب غیر اللہ کے عبادت کا حقدار ہونے کی نفی اور صرف اللہ کے لیے عبادت کو ثابت کرنا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کی شہادت

سوال یہ ہے کہ کیا جس شخص نے بھی زبان سے ”لا الٰہ الا اللہ“ کہہ دیا وہ اس کا حق دار ہوگیا ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے؟ وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: کیا ”لا الٰہ الا اللہ“ جنت کی کنجی نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں! لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ جس کے دندانے ہوں تو وہ تمہارے لیے کھولے گی ورنہ نہیں۔“ ❶

نبی ﷺ سے بہت سی ایسی احادیث وارد ہیں جو اس کنجی ”لا الٰہ الا اللہ“ کے دندانوں کی وضاحت کرتی ہیں، مثلاً: آپ ﷺ کا یہ ارشاد:

((مُسْتَيْقِنًا بِهَا قلبه...... .)) ❷

”دل میں اس کا یقین رکھتے ہوئے۔“

اور یہ ارشاد مبارک: ”جو اپنے دل کی صداقت کے ساتھ ”لا الٰہ الا اللہ“ پڑھے۔“ ❸

چنانچہ ان احادیث کے اندر دخول جنت کو ”لا الٰہ الا اللہ“ کے معنی کا علم ہونے، تاحیات

---

❶ بخاري، كتاب الجنائز، باب ومن كان آخر كلامه: لا اله الا الله، قبل حديث: ١٢٣٧ معلقا؛ التاريخ الكبير ١/ ٩٥ موقوفا۔ اس کی سند میں محمد بن سعید بن رمانہ راوی ہے جسے صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

❷ مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات......، رقم: ٣١.

❸ بخاري، كتاب العلم، باب من خص بالعلم ......، رقم: ١٢٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کلمہ پر ثابت رہنے اور اس کلمہ کے مدلول کی پابندی کرنے پر معلق کیا گیا ہے، اس بارے میں وارد دلائل کے مجموعے سے علماء نے اس کلمے کی کچھ شرائط مستنبط کی ہیں جن کا پایا جانا اور ان کے موانع کا ختم ہونا ضروری ہے تاکہ یہ کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' جنت کی کنجی ہو اور اپنے قائل کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہی شرائط اس کنجی کے دندانے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) **علم** :...... (کلمہ کے معنی کا علم ہونا) کیونکہ ہر کلمے کا کوئی نہ کوئی معنی ہوتا، اس لیے ضروری ہے کہ آپ کلمہ توحید ''لا الٰہ الا اللہ'' کے معنی کا ایسا علم رکھیں جو جہالت کے منافی ہو، چنانچہ یہ کلمہ غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت ثابت کرتا ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ (اس شرط کی ایک دلیل) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ (الزخرف: ۴۳/ ۸۶)

''ہاں جو حق بات (کلمہ توحید: لا الٰہ الا اللہ) کا اقرار کریں اور انہیں اس کا علم بھی ہو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کا علم رکھتا تھا وہ جنت میں جائے گا۔''

اور اس شرط کی تکمیل درج ذیل دوسری شرط سے ہوتی ہے:

(۲) **یقین** : ...... یعنی آپ کلمہ توحید کے مدلول کا قطعی یقین رکھیں کیونکہ یہ کلمہ شک وشبہہ، وہم وگمان اور تردد وریب قبول نہیں کرتا بلکہ ضروری ہے کہ یہ قطعی اور پختہ یقین پر مبنی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات......، رقم: ۲۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾

(الحجرات: ٤٩/ ١٥)

”مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائے، پھر شک وشبہ میں نہ پڑے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی سچے اور راست گو ہیں۔“

لہٰذا اس کلمے کا صرف زبان سے کہہ لینا کافی نہیں بلکہ یقین قلب کا پایا جانا ضروری ہے اور اگر یقین قلب حاصل نہ ہو تو یہ نفاق ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

”میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان دونوں باتوں کے ساتھ شک وشبہ نہ رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(۳) **قبولیت:** ...... جب آپ کو اس کا علم اور یقین حاصل ہو جائے تو اس علم یقینی کا اثر ہونا چاہیے کہ اس کلمے کا جو تقاضا دل اور زبان سے اسے قبول کر لیا جائے کیونکہ جو شخص دعوت توحید کو ٹھکرا دے اور اسے قبول نہ کرے تو وہ کافر ہے، خواہ یہ ٹھکرانا تکبر کی وجہ سے ہو یا عناد اور حسد کی وجہ سے ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں جنھوں نے بطور تکبر اس دعوت کو ٹھکرا دیا تھا۔ فرمایا:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ۙ ﴾

(الصافات: ٣٧/ ٣٥)

”یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ

---

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات......، رقم: ۲۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبر کرتے تھے۔"

(٤) **تابعداری**: ......یعنی توحید کی مکمل تابعداری اور یہی ایمان کا عملی مظہر اور حقیقی معیار ہے۔ یہ تابعداری اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ احکام پر عمل کرنے اور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کرنے سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝﴾ (لقمٰن: ٣١/ ٢٢)

"اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار تو اس نے یقیناً مضبوط کڑا تھام لیا اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔"

اور یہی مکمل تابعداری ہے۔

(٥) **صداقت**: ......یعنی کلمہ توحید کے پڑھنے میں اتحاد سچا ہو کہ اس کی سچائی کذب و نفاق کے منافی ہو اور اگر کوئی صرف زبان سے ادا کرتا ہے اور اس کا دل اس کی تکذیب کرنے والا ہو تو یہ منافق ہے، اس کی دلیل منافقین کی مذمت میں وارد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ﴾ (الفتح: ٤٨/ ١١)

"یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ہے۔"

(٦) **محبت**: ......یعنی مومن کو اس کلمے سے محبت ہو، اس کے تقاضوں پر عمل کرنے سے محبت ہو اور اس پر عمل کرنے والوں سے محبت ہو۔ بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبوب چیزوں کو ترجیح دے اگرچہ یہ اس کی خواہش کے خلاف ہوں، نیز اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرے اور ان سے عداوت رکھنے والوں سے عداوت رکھے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے، آپ کے نقش قدم پر چلے اور آپ کی سنت وسیرت کو اپنائے۔

٧۔ **اخلاص**: ......یعنی کلمہ توحید کی شہادت سے اس کا ارادہ رضائے الٰہی ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَآ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ﴾

(البينة: ٩٨/ ٥)

''حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کر کے یکسو ہو کر اس کی عبادت کریں۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ .)) ❶

''اللہ نے اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا ہو۔''

ان تمام شرائط کے یکجا پائے جانے کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ بندہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک اسی کلمے پر قائم اور ثابت قدم رہے۔

کیا اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟

جی ہاں! جاننے، سننے، دیکھنے، حفاظت واحاطہ اور اپنی مشیت وقدرت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے لیکن اس کی ذات مخلوق کی ذاتوں کے نہ تو ساتھ ہے اور نہ کوئی مخلوق اس کا احاطہ ہی کر سکتی ہے بالفاظ دیگر وہ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر ہے اور اپنی صفات کے لحاظ سے ہمارے ساتھ ہے۔

کیا آنکھ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا جا سکتا ہے؟

اہل قبلہ (مسلمانوں) کا اس امر پر اتفاق ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا جا سکتا، لیکن میدانِ حشر میں اور جنت کے اندر مومنین دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ﴿ۙ۲۲﴾ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ﴿ۚ۲۳﴾﴾

(القيامة: ٧٥/ ٢٢، ٢٣)

---

❶ بخاري، كتاب الصلاة، باب المساجد في البيوت، رقم: ٤٢٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی معرفت کا کیا فائدہ ہے؟

مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا فریضہ اس کی معرفت حاصل کرنا ہے کیونکہ جب لوگ اسے اچھی طرح پہچان لیں گے تو اس کی حقیقی عبادت بھی کریں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد : ٤٧/ ١٩)

''پس آپ جان لیں کہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

چنانچہ رحمتِ الٰہی کی وسعت کا تذکرہ کرنا، اللہ سے امید باندھنا اور اس کے عذاب کی شدت کو بیان کرنا اس سے خوف کھانے کا سبب ہے، اسی طرح انعام واکرام بخشنے میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا تسلیم کرنا اس کے شکر کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ذریعے سے اس کی عبادت کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ان کا حقیقی علم حاصل کیا جائے، ان کے معنی کو سمجھ جائے اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض نام اور صفتیں ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا لائق تعریف ہے جیسے علم، رحمت اور عدل اور بعض نام اور صفات ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا تو لائق تعریف اور مامور بہ ہے جبکہ ذاتِ باری تعالیٰ کا ان سے متصف ہونا ایک محال امر ہے جیسے بندگی، مجبوری، حاجت مندی، دست درازی اور ذلت وخواری وغیرہ، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنھیں اللہ بزرگ وبرتر پسند کرتا ہے اور سب سے بری مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنھیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف : ٧/ ١٨٠)

''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو۔''

اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❶

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو، یعنی ننانوے نام ہیں جس نے ان کا ''احصا'' کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اس حدیث میں وارد لفظ ''احصا'' کا معنی یہ ہے کہ بندہ ان ناموں کے مطابق عمل کرے، چنانچہ جب بندے نے ''الحکیم'' کہا تو اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کردے کیونکہ بندے کے تمام کام بتقاضائے حکمت ہیں اور جب ''القدوس'' کہا تو اس بات کو سامنے رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ہے۔ ان ناموں کے مطابق عمل کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ان ناموں کی تعظیم کی جائے اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

نوٹ:...... ۹۹ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتوں میں کیا فرق ہے؟

اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے ذریعے سے پناہ طلب کرنا بھی جائز ہے اور ان کے ساتھ قسم کھانا بھی، یعنی ان دونوں باتوں میں اللہ کے اسماء وصفات مشترک ہیں لیکن دونوں میں کئی ایک فرق بھی ہیں۔ ان میں سے اہم ترین یہ ہیں:

(۱)...... نام رکھنے میں عبدیت کی نسبت کرنا اور بوقت دعا پکارنا اللہ کے ناموں سے تو جائز ہے لیکن صفات کے ساتھ نہیں، چنانچہ عبد الکریم نام رکھنا تو جائز ہے لیکن عبد الکرم نام جائز نہیں، اسی طرح دعا کرتے وقت ''یا کریم'' کہہ کر اللہ کو پکارا جاسکتا ہے لیکن ''یا کرم اللہ'' کہنا جائز نہیں ہے۔

(۲)...... اللہ کے ناموں سے صفات تو مشتق ہوتی ہیں، مثلاً: اللہ کے نام ''الرحمٰن'' سے صفت رحمت مشتق ہوتی ہے لیکن صفات سے نام کا مشتق ہونا وارد نہیں ہے، چنانچہ صفت استواء سے اللہ کا نام مستوی نہیں بنایا جاسکتا۔

(۳)...... اللہ تعالیٰ کے افعال سے اس کے نام مشتق نہیں ہوتے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا

❶ بخاري، كتاب التوحيد، باب ان لله مائة اسم الا واحدة، رقم: ۷۳۹۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کام (فعل) غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے لیکن اس بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا ایک نام الغاصب بھی ہے، اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے افعال سے صفات مشتق ہوتی ہیں، چنانچہ اللہ کے لیے صفت غضب ثابت کی جاتی ہے کیونکہ اللہ کا ایک فعل غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا پختہ اقرار کرنا ہے کہ فرشتوں کا مستقل وجود ہے اور وہ اللہ عزوجل کی ایک ایسی مخلوق ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اپنے امر کے نفاذ کے لیے پیدا فرمایا ہے:

﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾﴾

(الانبیاء ۲۱/ ۲۶، ۲۷)

''وہ (اللہ کے) باعزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔''

فرشتوں پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں:

① ان کے وجود پر ایمان رکھنا۔

② ان میں سے جس کا نام ہمیں معلوم ہے اس پر نام کی تفصیل کے ساتھ ایمان رکھنا، جیسے حضرت جبرائیل۔

③ ان کی جو صفات ہمیں معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا، جیسے ان کے جسم کا بہت بڑا ہونا۔

④ ان کے جن مخصوص اعمال کا ہمیں علم ہے ان پر ایمان رکھنا، جیسے ملک الموت کا کام۔

قرآن کیا ہے؟

قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس کی تلاوت عبادت ہے۔ اللہ ہی سے اس کی ابتدا ہوئی اور پھر اسی کی طرف یہ لوٹ جائے گا۔ اللہ عزوجل نے حقیقت میں حروف اور آواز کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ سے سن کر نبی محمد ﷺ تک پہنچایا ہے۔ تمام آسمانی کتابیں بھی کلام الٰہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم قرآن کو لے کر نبی ﷺ کی سنت سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟

ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں بلکہ اللہ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾

(الحشر : ۵۹/ ۷)

''اور جو کچھ رسول تمھیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے تمھیں روکے رک جاؤ۔''

سنت قرآن کی تفسیر کے لیے آئی ہے، نیز دینی امور، جیسے نماز وغیرہ کی تفصیل بغیر حدیث کے معلوم نہیں ہو سکتی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا ، إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ)) [1]

''سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے مثل اور بھی (سنت)، سنو! قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنی مسہری پر آسودہ بیٹھ کر یہ کہے کہ تم اسی قرآن کو پکڑے رہو جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو چیز حرام پاؤ اسے حرام جانو۔''

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ اللہ نے ہر امت میں انھی میں سے رسول بھیجے جو انھیں ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ماسوا پوجی جانے والی ہر چیز کا انکار کرنے کی دعوت دیتے، نیز اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ سارے رسول سچے، نیک پاکباز، متقی، امانتدار اور ہدایت یافتہ تھے اور اللہ نے انھیں جو پیغام دے کر بھیجا تھا انھوں نے اس کی کما حقہ تبلیغ کر دی اور یہ کہ وہ سب سے افضل مخلوق ہیں اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ وہ اپنی پیدائش سے وفات تک شرک سے پاک رہے ہیں اور یہ کہ نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ سیدنا محمد ﷺ پر آ کر ختم ہو چکا ہے اب آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

[1] ابوداوٗد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم: ٤٦٠٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالت محمدی کی گواہی

قبر میں میت کی آزمائش ہوتی ہے اور اس سے تین سوالات کیے جاتے ہیں۔ جو اِن کا جواب دے دے وہ نجات پا گیا اور جو جواب نہ دے سکے وہ ہلاک و برباد ہوا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ اس کلمے کی شرائط کو دنیا میں پورا کرنے کی توفیق بخشے، ثابت قدم رکھے اور اسے قبر میں اس کا القا کر دے وہی ان سوالوں کا جواب دے پائے گا، پھر آخرت میں جب کسی کو اولاد اور مال نفع نہ دیں گے تب یہ کلمہ اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوگا جس کی درج ذیل شرائط ہیں:

ا۔ نبی ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ﴾ (النسآء: ٤/ ٨٠)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(آل عمران: ٣/ ٣١)

"آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔"

اور مطلق دخول جنت آپ ﷺ کی مطلق اطاعت پر موقوف ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) [1]

---

[1] بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم: ٧٢٨٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میری امت کا ہر فرد جنت میں جائے گا سوائے اس کے جو خود ہی انکار کر دے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی، یقیناً اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔“

اور جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے والا ہوگا وہ ضرور آپ کی اطاعت کرے گا، کیونکہ اطاعت، محبت کا ثمرہ ہے اور جو شخص نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن آپ کی اقتدا اور اطاعت نہ کرے وہ اپنے دعوائے محبت میں جھوٹا ہے۔

۲۔ نبی ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کرنا

لہٰذا جس نے نبی ﷺ سے ثابت شدہ کسی بات کی محض اپنی خواہش یا ہوائے نفسانی کی وجہ سے تکذیب کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی کیونکہ نبی ﷺ خطا اور جھوٹ سے پاک اور مبرا ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝٣﴾ (النجم: ۵۳/ ۳)

”وہ (نبی) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے۔“

۳۔ نبی ﷺ نے جن کاموں سے روکا اور منع کیا ہے ان سے باز رہنا

سب سے پہلے سب سے بڑے گناہ ”شرک“ سے بچیں، پھر دوسرے بڑے بڑے اور مہلک گناہوں سے دور رہیں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور مکروہ کاموں سے اجتناب کریں۔ ایک مسلمان کی اپنے نبی ﷺ سے جس قدر محبت ہوگی اسی کے بقدر اس کا ایمان زیادہ ہوگا اور جب اس کا ایمان زیادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کو اس کے نزدیک محبوب بنا دے گا اور کفر و فسق اور گناہ کے کاموں کو اس کے نزدیک ناپسندیدہ بنا دے گا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقے پر کرنا جو اس نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے مشروع کیا ہے:

کیونکہ عبادات میں اصل منع ہے، لہٰذا یہ جائز نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کے لائے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے پر کی جائے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .)) ❶

''جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔''

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ کی محبت واجب ہے اور محض محبت ہی کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ آپ ﷺ تمہارے نزدیک ہر چیز یہاں تک کہ تمہارے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہوں، کیونکہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اسے اور اس کی موافقت کو ہر چیز پر ترجیح وفوقیت دیتا ہے، لہٰذا آپ ﷺ کی محبت میں سچا وہی شخص ہے جس پر اس کی علامت ظاہر ہو بایں طور کہ وہ آپ کی اقتدا کرے، قول وفعل میں آپ کی سنت کا اتباع کرے، آپ کے اوامر کو بجا لائے اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرے، اپنی تنگی وآسانی، چستی وسستی، پسندیدگی وناپسندیدگی میں آپ کے آداب سے آراستہ ہو، کیونکہ فرمانبرداری اور اتباع ہی محبت کا ثمرہ ونتیجہ ہے اور ان کے بغیر محبت سچی نہیں ہو سکتی۔

نبی ﷺ کی محبت کی بہت ساری علامتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

- کثرت سے آپ ﷺ کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجنا کیونکہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو کثرت سے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔
- آپ ﷺ سے ملاقات کا مشتاق ہونا، چنانچہ ہر محبّ اپنے محبوب کی ملاقات کا مشتاق ہوتا ہے۔
- آپ ﷺ کا ذکر آنے پر آپ کی تعظیم وتوقیر کرنا۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا تذکرہ کرتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی، ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔
- آپ ﷺ سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا، آپ سے دشمنی رکھنے والے سے دشمنی

❶ مسلم، كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة......، رقم: ١٧١٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنا، اور آپ کی سنت کی مخالفت کرنے والے اور آپ کے دین میں بدعت نکالنے والے بدعتیوں اور منافقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔

* نبی ﷺ سے محبت رکھنے والوں؛ جیسے آپ کے اہل بیت اور انصار ومہاجرین اور جملہ اصحاب کرام سے محبت رکھنا، اور ان سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی رکھنا اور ان سے بغض رکھنے والوں اور ان کو سب وشتم کا نشانہ بنانے والوں سے بغض رکھنا۔

* آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی اقتدا کرنا کیونکہ آپ کے اخلاق لوگوں میں سب سے زیادہ کریمانہ تھے، یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کریم تھا۔ (1) یعنی آپ نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنا رکھا تھا کہ آپ صرف وہی عمل کریں گے جس کا قرآن نے آپ کو حکم دیا ہے۔

نبی ﷺ کے اوصاف

آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے اور آپ سب سے زیادہ بہادر سخت لڑائی کے وقت ہوتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کرم نواز اور سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، اور آپ سب سے زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے۔ آپ مخلوق میں مخلوق کے سب سے زیادہ خیرخواہ تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، اور وقار کے معاملے میں سب سے زیادہ تواضع وانکساری اختیار کرنے والے تھے، آپ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے، آپ اپنے اہل کے لیے سب سے زیادہ بہتر تھے، اور مخلوق میں مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان تھے...... اس کے علاوہ آپ کے اور بہت سارے اوصاف ہیں۔

یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ قیامت آکر رہے گی۔ اسی ایمان لانے میں موت پر، موت کے بعد قبر کی آزمائش پر اور قبر کے عذاب یا اس کی آسائش پر، صور پھونکے جانے پر، لوگوں کے اپنے رب کے سامنے کھڑے

(1) مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل......، رقم: ٧٤٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر، صحیفوں کے پھیلائے جانے پر، میزان نصب کیے جانے پر، پل صراط پر، حوض کوثر پر، شفاعت پر اور پھر لوگوں کے جنت یا جہنم میں داخل کیے جانے پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔

قیامت کے دن کتنی قسم کی شفاعت ہوگی؟

قیامت کے دن شفاعت کی متعدد قسمیں ہیں: ان میں سب سے بڑی شفاعت ''شفاعت عظمیٰ'' ہے جو حشر کے میدان میں اس وقت پیش آئے گی جب لوگ فیصلے کے انتظار میں پچاس ہزار سال گزار چکے ہوں گے، چنانچہ اللہ کے رسول محمد ﷺ اپنے رب سے سفارش کریں گے اور یہ عرض کریں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ ❶ یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دوسری شفاعت جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے ہوگی اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہی کھلوائیں گے اور تمام امتوں میں سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔ ❷ تیسری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کے جہنم میں ڈالے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا کہ انھیں جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ چوتھی شفاعت ان گنہگار موحدین کے لیے ہوگی جو جہنم میں جا چکے ہوں گے کہ انھیں جہنم سے نکال لیا جائے۔ پانچویں شفاعت بعض اہل جنت کی بلندیٔ درجات کے لیے ہوگی۔ مؤخر الذکر تین شفاعتیں ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص تو نہیں لیکن آپ کو اس بارے میں اولیت حاصل ہوگی، پھر آپ کے بعد دیگر انبیاء علیہم السلام، ملائکہ، صلحاء اور شہداء کا نمبر ہوگا۔ چھٹی شفاعت کچھ مومن بندوں کے حق میں ہوگی کہ انھیں بلا حساب جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے۔ ساتویں شفاعت بعض کفار سے عذاب میں تخفیف کے لیے ہوگی پھر آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کی شفاعت کے بغیر محض اپنی رحمت سے کچھ لوگوں کو، جو عقیدۂ توحید پر فوت ہوئے ہوں گے، جہنم سے نکالے گا اور انھیں جنت میں داخل کرے گا، ایسے لوگوں کی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔

---

❶ بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة......، رقم: ٦٥٦٥.

❷ مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس......، رقم: ١٩٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا زندہ اشخاص سے مدد اور شفاعت طلب کرنا جائز ہے؟

جی ہاں! ایسا کرنا جائز ہے، شریعت نے دوسروں کی مدد کی ترغیب دی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ (المائدة: ٥/ ٢)

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔"

نیز اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.)) ❶

"اللہ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔"

رہا شفاعت کا معاملہ تو اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ معنی کے لحاظ سے شفاعت واسطہ، یعنی درمیان میں پڑ کر کسی کی مدد کرنے کو کہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا﴾ (النساء: ٤/ ٨٥)

"جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی شفاعت کرے گا، اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا)) ❷

"شفاعت کیا کرو، اجر وثواب پاؤ گے۔"

یہ شفاعت جائز تو ہے لیکن اس کے لیے چند شرطیں ہیں: (۱) شفاعت زندوں سے طلب کی جائے کیونکہ مردہ خود اپنے نفع کا مالک نہیں ہے تو کسی غیر کو کیسے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ (۲) جس سے شفاعت کی جا رہی ہے وہ اپنے مخاطب کی بات کو سمجھ بھی رہا ہو۔ (۳) مطلوب

---

❶ مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن......، رقم: ٢٦٩٩.

❷ بخاری، كتاب الزكاة، باب التحريض على الصدقة......، رقم: ١٤٣٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز حاضر ہو۔ (۴) مطلوب چیز وہ ہو جس پر بشر کو قدرت حاصل ہے۔ (۵) دنیاوی معاملات میں ہو۔ (۶) ایسے جائز امور سے متعلق ہو جس میں کوئی نقصان نہ ہو۔

وسیلے کی کتنی قسمیں ہیں؟

وسیلے کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جائز وسیلہ:...... اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا وسیلہ پکڑنا۔ (۲) اپنے کسی نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، جیسے تین غار والوں کا قصہ ہے۔ ❶ (۳) کسی ایسے حاضر، زندہ اور نیک انسان کی دعا کا وسیلہ جس کی قبولیتِ دعا کی امید کی جا سکتی ہے اس سے دعا کروانا۔

(۲) ناجائز وسیلہ:...... اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) کسی کے جاہ ومقام کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا، مثلاً: یہ کہنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فلاں نیک بندے کے جاہ و مقام کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ نیک لوگوں کا جاہ ومقام بھی بڑی چیز ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو خیر و بھلائی کے سب سے زیادہ حریص تھے، جب ان کے زمانے میں قحط پڑا تو انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ و مقام کے وسیلہ کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کی دعا کا وسیلہ لیا۔ ❷ (۲) بندہ اللہ کے کسی نیک آدمی کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے، مثلاً: یہ کہے کہ اے اللہ! میں تیرے فلاں نیک آدمی کے حق کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ جب مخلوق پر مخلوق کی قسم کھانا منع ہے تو اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کی قسم دینا بدرجہٗ اولیٰ منع ہوگا اور کسی بندے کا محض اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لینے ہی سے اس کا حق اللہ تعالیٰ پر نہیں بن جاتا (کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قسم دی جائے)۔

---

❶ بخاري، كتاب احاديث الانبياء، باب حديث الغار، رقم: ٣٤٦٥.

❷ بخاري، كتاب الاستسقاء، باب سوال الناس الامام ......، رقم: ١٠١٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں یا غیر موجود اشخاص کو پکارنے (ان سے مانگنے) کا کیا حکم ہے؟

مُردوں یا غیر موجود اشخاص سے دعا کرنا شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ﴾ (فاطر: ۳۵/ ۱۳، ۱٤)

''اور جنھیں تم اس (اللہ) کے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے بھی مالک نہیں ہیں اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمھاری فریاد رسی نہیں کر سکتے بلکہ قیامت کے دن تمھارے اس شرک کا صاف انکار کر دیں گے۔''

اور اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ)) [1]

''جس کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ اللہ کے سوا کسی شریک کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

نیز مردے سے کوئی چیز کیسے طلب کی جائے جبکہ وہ خود زندہ اشخاص کی دعاؤں کا محتاج ہے، لوگوں کی دعا وغیرہ کا اجر ہی اسے مل رہا ہے، اس کے علاوہ اس کی موت کے ساتھ اس کے تمام اعمال کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا ہے جبکہ زندہ شخص ابھی عمل کرنے کے مرحلے میں ہے اور مردے کے لیے جب دعا کی جاتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے، لہٰذا اسے کیسے پکارا جائے جبکہ وہ خود محتاج ہے، البتہ زندہ غیر موجود شخص اپنے سے دور کی بات سنتا ہی نہیں تو جواب کیسے دے گا؟

کیا جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں؟

جی ہاں! (جنت اور جہنم دونوں موجود ہیں) اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کی تخلیق سے

---

[1] بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٤٩٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہی جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہوا ہے اور یہ دونوں کبھی فنا یا ختم نہیں ہوں گی، پھر اللہ نے اپنے فضل وکرم سے کچھ لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور کچھ لوگوں کو اپنے عدل سے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور جو شخص جس جگہ کے لیے پیدا ہوا ہے، اس کے لیے وہی کام کرنا آسان کر دیا گیا ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی پختہ تصدیق کرنا ہے کہ ہر قسم کے خیر وشر کا وجود اللہ کے فیصلے اور قدرت سے ہے اور اللہ جو چاہتا ہے اسے کر ڈالنے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ)) [1]

”اگر اللہ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو انھیں عذاب دینے میں وہ ظالم نہ ہوگا اور اگر ان سب پر رحمت کرے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اللہ تم سے یہ قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان لے آؤ اور یہ بھی جان لو کہ تمھیں جو مصیبت لاحق ہوئی وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جس مصیبت سے تم بچ گئے وہ تمھیں لاحق ہونے والی نہ تھی اور اگر تم اس عقیدے کے مطابق مرے تو جہنم میں جاؤ گے۔“

---

[1] احمد: ٥/ ١٨٢، ١٨٣۔ ابوداوٗد، رقم: ٤٦٩٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: (۱) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کو ہر چیز کا اجمالی اور تفصیلی علم ہے۔ (۲) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ نے اسے اپنی لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ .))❶

''اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تمام مخلوق کی تقدیریں لکھ دی تھیں۔''

(۳) اللہ تعالیٰ کی اس نافذ ہونے والی مشیت پر ایمان رکھنا جسے کوئی چیز روک نہیں سکتی اور اس کی قدرت پر ایمان رکھنا جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔ (۴) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے اور اس کے سوا ہر چیز اسی کی پیدا کردہ ہے۔

کیا مخلوق کو حقیقی قدرت و مشیت اور ارادہ حاصل ہے؟

جی ہاں! انسانیت کو مشیت و ارادہ اور اختیار حاصل ہے لیکن اس کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٢٩﴾ ﴾ (التكوير: ۸۱/ ۲۹)

''اور تم اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ))❷

''عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میسر آتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل، سماعت اور بصارت سے اسی لیے نوازا ہے تا کہ ہم اچھی اور

---

❶ مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم موسى، رقم: ۲٦٥۳.

❷ مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمي......، رقم: ۲٦٤۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بری چیزوں میں تمیز کر سکیں تو کیا کوئی ایسا عقلمند ہے جو چوری کرے، پھر کہے: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اس کو مقدر کیا ہے؟ اور اگر ایسا کہے بھی تو لوگ اس کا عذر قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ سزا پائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر سزا بھی مقدر کر رکھی ہے، اس لیے تقدیر سے استدلال اور اسے بطور عذر پیش کرنا جائز نہیں بلکہ یہ تو تکذیب ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ (الانعام: ٦/ ١٤٨)

''جن لوگوں نے شرک کیا عنقریب وہ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے، اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا جو اُن سے پہلے تھے۔''

احسان کسے کہتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے احسان کے بارے میں سوال کرنے والے کے جواب میں یوں فرمایا تھا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) ❶

''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمھیں دیکھ ہی رہا ہے۔''

اور یہ احسان دین کے تین درجات میں سے سب سے بلند تر ہے۔

نیک اعمال کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں؟

نیک اعمال کی قبولیت کی کئی شرطیں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا، لہٰذا مشرک کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔
2. اخلاص، یعنی اس عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔
3. نبی کریم ﷺ کی اتباع یعنی وہ عمل نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ہو،

❶ بخاري، كتاب التفسير، رقم: ٤٧٧٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس طریقے پر کی جائے گی جو آپ ﷺ نے مشروع کیا ہے۔

ان شرطوں میں سے اگر کوئی بھی شرط مفقود ہوئی تو عمل رد کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا﴾

(الفرقان: ۲۵/ ۲۳)

''اور انھوں نے جو بھی اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انھیں پراگندہ ذرّوں کی طرح کر دیا۔''

اگر ہمارے درمیان (کسی مسئلہ میں) اختلاف ہو جائے تو ہم کس چیز کی طرف رجوع کریں؟

اختلاف کے وقت ہم دین حنیف کی طرف رجوع کریں گے اور اس بارے میں فیصلہ صرف کتابِ الٰہی اور سنت رسول سے ہوگا کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾

(النساء: ٤/ ٥٩)

''پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف اور رسول کی طرف۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ)) [1]

''بے شک میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم اسے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔''

[1] حاکم ۱/ ۹۳ وسندہٗ حسن.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

توحید کی تین قسمیں ہیں: (۱) توحید ربوبیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو اس کے افعال، جیسے پیدا کرنا، روزی دینا، زندہ کرنا وغیرہ میں یکتا جاننا، کفارِ مکہ بھی اس توحید کا اقرار کرتے تھے۔ (۲) توحید الوہیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو عبادات میں، یعنی بندوں کے افعال، جیسے نماز، نذر اور صدقہ وغیرہ میں یکتا جاننا اور عبادت میں اللہ ہی کو یکتا جاننے کے لیے ہی رسول بھیجے گئے اور کتابیں نازل کی گئیں۔ (۳) توحید اسماء وصفات، اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے لیے جو نام اور صفات، اللہ اور اس کے رسول نے ثابت فرمائے ہیں ان کو اللہ کے شایان شان انداز سے اللہ کے لیے ثابت مانا جائے، بایں طور کہ ان اسماء وصفات میں تحریف نہ کی جائے، انھیں بے معنی نہ کیا جائے، ان کی کیفیت بیان نہ کی جائے اور مخلوق کی صفات سے تشبیہ وتمثیل نہ دی جائے۔

ولی اللہ کون ہے؟

صالح اور متقی بندۂ مومن اللہ کا ولی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ﴾ (يونس: ۱۰/ ۶۲، ۶۳)

''یاد رکھو! اللہ کے اولیاء (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (اللہ سے) ڈرتے تھے۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا وَلِيِّىَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ)) ❶

''میرا ولی (دوست) اللہ ہے اور صالح مومنین ہیں۔''

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کے بارے میں ہم پر کیا واجب ہے؟

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے بارے میں ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم ان سے محبت رکھیں،

❶ بخاری، کتاب الادب، باب تبل الرحم ببلاھا، رقم: ۵۹۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لیے اللہ کی رضامندی کی دعا کریں، ان کے بارے میں (نازیبا بات سوچنے اور کہنے سے) اپنے دل اور زبان کو محفوظ رکھیں، ان کے محاسن وفضائل کا ذکر کریں اور ان کے مابین پیش آمدہ اختلافات اور ان کی برائی بیان کرنے سے باز رہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غلطیوں سے معصوم نہیں لیکن وہ مجتہد تھے۔ جن کا اجتہاد درست تھا، ان کے لیے دوہرا اجر ہے اور جن کا اجتہاد غلط تھا ان کے لیے اجتہاد پر ایک اجر ہے اور ان کی غلطی معاف ہے۔ صحابہ میں سے اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی بھی ہو تو ان کے فضائل اتنے زیادہ ہیں جو اس غلطی کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِی ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) ❶

”میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد (آدھے کلو سے کچھ زیادہ ۶۲۵ گرام تقریباً) کے برابر نہ ہوگا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جو مقام عطا کیا ہے آپ کی تعریف میں ہم اس مقام سے تجاوز کر سکتے ہیں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا محمد ﷺ تمام مخلوق میں سب سے اشرف اور سب سے افضل ہیں لیکن آپ کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:

((لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ ،

❶ مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، باب تحريم سب الصحابة...... ، رقم : ٢٥٤٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ)) ❶

’’میری تعریف میں مبالغہ (حد سے تجاوز) نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔‘‘

خوف کی کتنی قسمیں ہیں؟

خوف کی چار قسمیں ہیں:

(۱) **واجبی خوف:** ...... یہ اللہ کا خوف ہے کیونکہ ایمان کے دو اصول ہیں: ایک کمال محبت اور دوسرا کمال خوف۔

(۲) **شرکیہ خوف:** ......اس سے مراد مشرکوں کے باطل معبودوں سے خوف کھانا ہے کہ وہ کوئی نقصان پہنچادیں گے۔

(۳) **حرام خوف:** ......وہ یہ کہ لوگوں کے ڈر سے کسی واجب کا ترک کرنا یا حرام کا ارتکاب کرنا۔

(٤) **جائز خوف:**......فطرت اور طبیعت کے طور پر کسی درندے وغیرہ سے ڈرنا۔

توکل کی کتنی قسمیں ہیں؟

توکل کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **واجب:** ......تمام امور و معاملات میں، یعنی فائدہ مند چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے اور نقصان دہ چیز کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا۔

(۱) **حرام:** ......اس کی دو قسمیں ہیں: اوّل: شرک اکبر، اس سے مراد اسباب پر مکمل اعتماد کرنا اور یہ سمجھنا ہے کہ نقصان پہنچانے اور نفع دینے میں صرف یہی چیزیں مؤثر ہیں۔ دوم: شرک اصغر، مثلاً: کسی شخص پر روزی کے بارے میں حتمی اعتماد کرنا اور اُس کی جانب دل کا

❶ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالٰی: واذکر فی الکتاب مریم......، رقم: ٣٤٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح مشغول رہنا گویا وہی روزی کا سبب ہے۔

(۳) **جائز:**...... انسان کا کسی دوسرے کو اس کام میں نائب بنانا اور بھروسا کرنا جس کے کرنے پر وہ قادر ہو، جیسے خرید و فروخت۔

محبت کی کتنی قسمیں ہیں؟

محبت کی چار قسمیں ہیں:

(۱) **اللہ کی محبت:**...... اور یہی ایمان کی بنیاد ہے۔

(۲) **اللہ کے لیے محبت کرنا:**...... اور یہ عام مسلمانوں سے اجمالی طور پر دوستی اور محبت رکھنا ہے، رہی الگ الگ افراد کی بات تو جو شخص جس قدر اللہ تعالیٰ سے قریب اور اس کا اطاعت گزار ہوگا اسی قدر اس سے محبت کی جائے گی اور یہ واجب ہے۔

(۳) **اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو محبت میں شریک کرنا:**...... اور یہ اللہ تعالیٰ سے واجبی محبت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے مشرکین کا اپنے معبودان باطلہ سے محبت کرنا اور یہی شرک کی اصل بنیاد ہے۔

(۴) **فطری محبت:**...... جیسے والدین و اولاد کی محبت اور کھانے وغیرہ کی محبت، یہ محبت جائز ہے۔

موالات (دوستی) و معادات (دشمنی) کے اعتبار سے لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

اس اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

۱: وہ لوگ جن سے ایسی خالص محبت رکھی جائے کہ اس کے ساتھ دشمنی کا شائبہ تک نہ ہو، یہ محبت خالص مومنین، جیسے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت کے ساتھ خاص ہے۔ ان میں سرفہرست سیّدنا محمد ﷺ، آپ کی تمام ازواج مطہرات سمیت آپ کے اہل بیت اور جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

۲: وہ لوگ جن سے قطعاً دوستی نہ رکھی جائے بلکہ ان سے براءت کا اظہار کیا جائے، یہ کفار جیسے کہ اہل کتاب، مشرکین اور منافقین وغیرہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: وہ لوگ جن سے ایک اعتبار سے محبت کی جائے گی اور ایک پہلو سے بغض ونفرت، یہ گنہگار مسلمانوں کی جماعت ہے، چنانچہ ان سے بوجہ ایمان محبت رکھی جائے گی اور بوجہ معاصی ان سے بغض اور نفرت رکھی جائے گی۔

کافروں سے اظہارِ براءت و بیزاری اس طرح ہو کہ ان سے بغض رکھا جائے، سلام میں ان سے پہل نہ کی جائے، اپنوں کو ان کے سامنے کم تر اور ذلیل ظاہر نہ کیا جائے، ان کے حالات کو پسند نہ کیا جائے اور ان کے شہروں سے ہجرت کی جائے اور مسلمانوں سے موالات اس طرح ہو کہ حسبِ استطاعت اسلامی شہروں کی طرف ہجرت کی جائے، جان و مال کے ذریعے سے مسلمانوں کی نصرت و معاونت کی جائے، ان کے حالات سے خوشی و غمی محسوس کی جائے اور ان کے ساتھ خیر خواہی کی جائے۔

کافروں کے ساتھ موالات و دوستی کی دو قسمیں ہیں اور دونوں ممنوع ہیں:

(۱)...... وہ موالات جس سے اسلام سے پھر جانا اور ارتداد لازم آتا ہو، جیسے مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا یا انھیں کافر نہ کہنا یا ان کے کفر میں توقف کرنا یا اس بارے میں شک کرنا۔

(۲)......اس سے ہلکے درجے کی موالات، خواہ وہ کبیرہ گناہ یا حرام یا مکروہ کی شکل میں ہو، جیسے ان کے تہواروں میں شرکت کرنا یا انھیں مبارک باد دینا یا ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا وغیرہ۔

بسا اوقات کافروں (بشرطیکہ وہ برسر پیکار نہ ہوں) سے حسن سلوک اور ان کے ساتھ بغض ونفرت کا مسئلہ لوگوں پر واضح نہیں ہوتا، لہٰذا ان میں فرق متعین کیا جائے گا، چنانچہ بغیر دلی تعلق کے ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا، جیسے ان میں سے ضعیف کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، ڈر کر اور اپنے کو کمتر ظاہر کر کے نہیں بلکہ ان پر مہربانی کرتے ہوئے ان کے ساتھ لطف و مہربانی کا معاملہ کرنا تو یہ الگ مسئلہ ہے، چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ﴾ (الممتحنہ ۶۰/ ۸)

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمھیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تمھیں نہیں روکتا۔''

البتہ ان سے دلی نفرت اور بغض ایک دوسرا مسئلہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بغض ونفرت کے باوجود معاملات میں ان کے ساتھ عدل وانصاف کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ یہود کے ساتھ کرتے تھے۔

کیا اہل کتاب کو مومنین میں شمار کیا جاسکتا ہے؟

یہودی، نصرانی اور باقی دوسرے ادیان کو ماننے والے کافر ہیں خواہ وہ کسی ایسے دین پر ایمان رکھتے ہوں جو بطور اصل کے صحیح ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد جو شخص بھی اپنا پرانا دین ترک کر کے اسلام قبول نہ کرے تو:

﴿فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾

(آل عمرٰن : ۳/ ۸۵)

''(یہ دین) اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

اور اگر کوئی مسلمان ان کے کافر ہونے کا عقیدہ نہ رکھے یا ان کے دین کے باطل ہونے میں شک کرے تو اس نے کفر کیا کیونکہ اس نے ان کے کافر ہونے کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ﴾ (ھود : ۱۱/ ۱۷)

''اور تمام فرقوں میں سے جو بھی اس کا کفر کرتا ہے تو اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ! لَا یَسْمَعُ بِیْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)) ❶

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اس امت کا کوئی فرد، خواہ یہودی ہو یا نصرانی جو میرے بارے میں سنتا ہے، پھر وہ مرجاتا ہے اور اس شریعت پر ایمان نہیں لاتا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا تو وہ جہنمی ہے۔“

کیا کافروں پر ظلم کرنا جائز ہے؟

ظلم حرام ہے، (حدیث قدسی میں) فرمان الٰہی ہے:

((یَا عِبَادِیْ! إِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا)) ❷

”میرے بندو! بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم حرام کرلیا ہے اور تمہارے اوپر بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

معاملات کے اعتبار سے کافر دو قسم کے ہیں:

اوّل: صاحب عہد و پیمان، یہ تین طرح کے ہیں:

(ا) ذمی:...... وہ کافر جو مسلم حکومت کو جزیہ دیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو دائمی عہد و پیمان پر ہیں، انھوں نے مسلمانوں سے عہد کرلیا ہے کہ وہ دارالاسلام میں قیام کریں گے تو ان پر اللہ اور اس کے رسول کا حکم نافذ ہوگا، یہی وہ لوگ ہیں جو دیار اسلام میں سکونت پذیر ہیں (دوسرے لفظوں میں وہ اسلامی ملک کے شہری ہیں)، چنانچہ وہ دیار اسلام میں رہائش پذیر مسلمانوں کی مثل ہوں گے۔

---

❶ مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد......، رقم: ۱۵۳.

❷ مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، رقم: ۲۵۷۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اہلِ صلح و مصالحت:...... یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مسلمانوں کے شہر میں سکونت اختیار کرنے کے لیے ان سے صلح کر لی ہے، اہل ذمہ کی طرح ان پر احکامِ اسلام تو جاری نہ ہوں گے، البتہ ان پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں سے لڑائی کرنے سے گریز کریں، جیسے عہد نبوی میں یہود تھے۔

(۳) اہل امان:...... یہ وہ لوگ ہیں جو دیار اسلام میں مستقل قیام کے لیے نہیں بلکہ کسی ضرورت کے تحت داخل ہوئے ہوں، جیسے سفارتکار، تجارت پیشہ، پناہ کے طالب اور زائرین وغیرہ تو ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ نہ انھیں قتل کیا جائے نہ ان سے جزیہ ہی وصول کیا جائے، ان میں جو پناہ کا طالب ہے اس پر اسلام پیش کیا جائے، پھر اگر وہ اسلام قبول کر لے تو ٹھیک، اس کا اسلام قبول کیا جائے گا اور اگر اپنی جائے امن جانا چاہے تو اسے وہاں پہنچا دیا جائے گا، اس دوران میں اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔

دوم:...... اہل حرب، یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے عہد ذمہ میں داخل نہیں ہوئے اور نہ ان کے پاس مسلمانوں کی طرف سے پیمانۂ عہد اور عرصۂ مصالحت ہی ہے، ان کی کئی اقسام ہیں:

1. ایک وہ لوگ جو عملاً مسلمانوں کے ساتھ برسر پیکار اور ان کے خلاف چالیں چل رہے ہیں۔
2. دوسرے وہ لوگ جنھوں نے اسلام اور مسلمانوں سے اعلان جنگ کر رکھا ہے۔
3. یا اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد کرتے پھرتے ہیں تو ایسے کافروں سے قتال کیا جائے گا اور (جہاں کہیں بھی ملیں) انھیں قتل کیا جائے گا۔

بدعت کسے کہتے ہیں؟

ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: بدعت سے مراد (دین کے نام پر) ایجاد کی گئی وہ چیز ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جو (اس کی مشروعیت) پر دلالت کرے اور جس چیز کی شریعت میں کوئی اصل ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے تو وہ شرعاً بدعت نہیں اگرچہ لغوی اعتبار سے اسے بدعت کہا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا دین میں ''بدعت حسنہ'' اور ''بدعت سیئہ'' ہے؟

شرعی مفہوم کے اعتبار سے بدعت کی مذمت میں آیات و احادیث وارد ہیں۔ شرعی بدعت سے مراد وہ چیز ہے جسے دین کے نام پر ایجاد کرلیا گیا ہو اور شریعت میں اس کی کوئی اصل نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ❶

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا (شریعت کا) حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہے۔''

نیز فرمایا:

((فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❷

''(دین کے اندر) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اور امام مالک رحمہ اللہ نے شرعی بدعت کے متعلق فرمایا: جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ایجاد کی اور اسے ''حسنہ'' یعنی اچھا جانا تو اس نے یہ سمجھا کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾

(المائدۃ: ۵/ ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔'' ❸

بدعت کے لغوی معنی کے اعتبار سے بدعت کی تعریف میں بعض احادیث وارد ہیں اور اس سے مراد وہ کام ہے جو شریعت سے ثابت ہو لیکن اسے بھلا دیا گیا ہو اور نبی کریم ﷺ نے

❶ مسلم، كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة......، رقم: ١٧١٨.

❷ ابوداؤد، كتاب السنة، باب فى لزوم السنة، رقم: ٤٦٠٧.

❸ الاعتصام للشاطبى، ص: ٣٢٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اس کی نصیحت کرتے ہوئے اسے کرنے کی ترغیب دی ہو، جیسا کہ فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ)) ❶

''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی کی جائے۔''

بدعت کے اس لغوی معنی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہے: ''نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَـٰذِهِ'' ❷ ''یہ کیا ہی خوب بدعت ہے۔'' ان کی مراد نماز تراویح (کی باجماعت ادائیگی) تھی کیونکہ یہ نماز پہلے ہی سے مشروع تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی اور خود بھی اسے تین رات (باجماعت) ادا کیا لیکن امت پر فرض ہو جانے کے ڈر سے ترک کر دیا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نماز کو باجماعت پڑھنے کا لوگوں کو حکم دیا۔

نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

نفاق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعتقادی نفاق:...... جو نفاق اکبر ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ ایمان ظاہر کرے اور (دل میں) کفر چھپائے، یہ قسم دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والی ہے اور اس کا مرتکب اگر اسی حال میں مر جائے تو اس کی موت کفر پر ہوگی، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء: ٤/ ١٤٥)

''یقیناً منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں جائیں گے۔''

اس قسم کے منافقین کے بعض اعمال یہ ہیں کہ وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرتے

❶ مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة......، رقم: ١٠١٧.

❷ بخاري، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، رقم: ٢٠١٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اگر نیک اعمال کریں تو ان کا مقصد دنیوی فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔

(۲) عملی نفاق:...... جو نفاق اصغر ہے، یہ اپنے مرتکب کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتا لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے لیے نفاق اکبر کا خطرہ ہے۔

اس قسم کے منافقین کی بھی کچھ علامات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے، جب عہد و پیمان باندھے تو اسے توڑ ڈالے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

میرے اسلامی بھائی! اپنا محاسبہ کر لے! کہیں آپ کے اندر بھی ان علامتوں میں سے کوئی علامت موجود تو نہیں؟

کیا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتا رہے؟

جی ہاں! مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتا رہے۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ سیدنا ابودرداء جب نماز ختم کرنے کے قریب ہوتے تو بڑی شدت سے نفاق سے اللہ کی پناہ مانگتے۔ جبیر نے کہا: اے ابودرداء آپ کو کیا ہے آپ اور نفاق؟ ابودرداء نے فرمایا: ہمیں چھوڑ دیں اللہ کی قسم! آدمی ایک ہی گھڑی میں اپنے دین سے پھر جاتا ہے اور دین سے نکل جاتا ہے۔ ❶

معلیٰ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری کو اس مسجد میں اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی مومن جو فوت ہو چکا ہو یا ابھی زندہ ہو ایسا نہیں کہ وہ نفاق سے ڈرتا نہ تھا اور کوئی منافق جو مر چکا ہے یا زندہ ہے ایسا نہیں کہ وہ نفاق سے ڈرتا ہو۔ فرماتے ہیں: جو نفاق سے نہیں ڈرتا وہ منافق ہے۔ ❷

---

❶ صفة المنافق للفريابي، رقم: ۷۳ وسنده صحيح.

❷ ایضاً، رقم: ۸۷ وسندهٗ حسن.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمٰن: ۳۱/ ۱۳)

''بے شک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔''

اور جب اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

((اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)) ❶

''یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔''

شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟

شرک کی دو قسمیں ہیں:

شرکِ اکبر:...... جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے، اس کے مرتکب کی اللہ عزوجل بخشش نہیں کرے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

(النساء: ٤/ ٤٨)

''بے شک اللہ یہ بات نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ جسے چاہے بخش دے گا۔''

اس شرک کی چار قسمیں ہیں: (ا) دعا اور سوال میں شرک۔ (ب) نیت اور قصد و ارادہ میں شرک۔ (ج) اطاعت میں شرک، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرانے اور حرام کردہ چیز کو حلال ٹھہرانے پر علماء کی اطاعت کرنا۔ (د) محبت میں شرک، بایں طور کہ اللہ جیسی محبت کسی مخلوق سے رکھنا۔

(۲) شرکِ اصغر:...... یہ اپنے مرتکب کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتا، جیسے شرک

❶ بخاري، كتاب التفسير، باب قوله تعالى: فلا تجعلوا لله اندادا......، رقم: ٤٤٧٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفی (پوشیدہ شرک) اس حکم میں معمولی ریاکاری بھی داخل ہے۔

شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان کیا فرق ہے؟

دونوں میں بعض فرق یہ ہیں: شرک اکبر کے مرتکب کا حکم یہ ہے کہ وہ دنیا میں دین اسلام سے خارج اور آخرت میں جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، البتہ شرک اصغر کے مرتکب پر نہ تو دنیا میں اسلام سے خارج ہونے کا حکم لگے گا اور نہ وہ آخرت میں جہنم ہی میں ہمیشہ رہے گا، نیز شرک اکبر تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے جبکہ شرک اصغر صرف اس عمل کو برباد کرتا ہے جس کے ساتھ یہ منسلک ہو۔ یہاں ایک اختلافی مسئلہ رہ جاتا ہے کہ کیا شرک اصغر شرک اکبر کی طرح بغیر توبہ کے معاف نہ ہوگا یا پھر وہ ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو اللہ کی مشیت پر ہیں؟ جو صورت بھی ہو دونوں اقوال کے مطابق معاملہ بڑا ہی سنگین ہے۔

کیا شرک اصغر کی کچھ مثالیں بھی ہیں؟

جی ہاں! اس کی بعض مثالیں یہ ہیں: (۱) ریا اور نمود: اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ)) ❶

"بے شک تمہارے متعلق مجھے جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے۔"

شرک اصغر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "الریاء" "ریاکاری۔"

(۲) غیر اللہ کی قسم کھانا۔ (۳) بدشگونی لینا، یعنی پرندوں، بعض ناموں، بعض کلمات اور بعض جگہوں وغیرہ سے بدشگونی لینا۔

کیا اس شرک میں وقوع سے قبل اس سے بچنے کی کوئی صورت اور واقع ہو جانے کے بعد اس کا کوئی کفارہ ہے؟

جی ہاں! ریا اور نمود سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے سے رضائے الٰہی کا طالب رہے اور جہاں تک معمولی ریا کا تعلق ہے تو اس سے مندرجہ ذیل مسنون دعا کے ذریعے سے بچا جا سکتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

❶ احمد: ٥/ ٤٢٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْكَ ، فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ))

"اے لوگو! اس شرک سے بچو بلاشبہ یہ چیونٹی کی حرکت سے بھی پوشیدہ تر ہے تو آپ سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب وہ چیونٹی کی حرکت سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے تو اس سے ہم کس طرح بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "تم لوگ یہ دعا پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ)) ❶

"اے اللہ! جانتے ہوئے ہم آپ کے ساتھ شرک کریں اس سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور اگر ناجانتے ہوئے شرک ہوجائے تو اس کے لیے ہم آپ سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔"

اور غیر اللہ کی قسم کے کفارے سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❷

"جو لات یا عزی کی قسم کھالے تو اسے چاہیے کہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔"

اور بدشگونی کے کفارے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ))

"جسے بدشگونی کسی ارادے سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔"

ریاکاری کی کتنی قسمیں ہیں؟

ریاکاری کی چار قسمیں ہیں: (۱) ریاکاری ہی عمل کا سبب ہو جیسا کہ نفاقِ اکبر کے مرتکبین کا حال ہے۔ (۲) اللہ کے لیے عمل اور ریاکاری دونوں چیزیں ایک ساتھ پائی جائیں۔ یہ دونوں قسمیں (پہلی قسم اور دوسری قسم) جس کے اندر پائی جائیں وہ گنہگار ہوگا اور

❶ مسند احمد : ٤/ ٤٠٣۔ اس کی سند میں ابوعلی الکاہلی مجہول راوی ہے۔

❷ مسلم ، کتاب الایمان ، باب من حلف باللات...... ، رقم : ١٦٤٧ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے عمل کا اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ الٹا اس کے منہ پر مار دیا جائے گا۔ (۳) عمل کی ابتدا خالص اللہ کے لیے ہو، پھر اس میں ریا کی نیت داخل ہو جائے، اس صورت میں اگر بندہ اس ریا کو دفع کر دے اور اس سے منہ موڑ لے تو اس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اگر ریا کی نیت باقی رہی اور اس سے اس کا نفس مطمئن رہا تو اس کی یہ عبادت باطل ہو جائے گی۔ (۴)۔ عمل کے بعد ریا کاری پیدا ہو جائے تو اس کا شمار وسوسوں میں ہوگا، عبادت پر اور عبادت گزار پر یہ چیز اثر انداز نہ ہوگی۔ ریا کاری کے بہت سے مخفی دروازے ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

کفر کی کتنی اقسام ہیں؟

کفر کی دو اقسام ہیں:

(ا) کفر اکبر:...... جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں: (ا) تکذیب کا کفر۔ (ب) تصدیق کے باوجود تکبر کرنے کا کفر (ج) شک کا کفر (د) اعراض کا کفر (ہ) نفاق کا کفر۔

(۲) کفر اصغر:...... جسے کفران نعمت بھی کہتے ہیں اور یہی معصیت کا کفر ہے، یعنی گناہ ہے جس سے اس کا مرتکب دائرۂ اسلام سے باہر نہیں ہوتا، جیسے کسی مسلمان کو قتل کرنا۔

نذر ماننا کیسا ہے؟

نذر ماننا کوئی مستحسن عمل نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج به من البخيل)) [1]

''نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر کے معاملے میں کوئی فائدہ نہیں دیتی البتہ اس کے ذریعے بخیل سے (اس کا مال) نکالا جاتا ہے۔''

لیکن اس کی اجازت موجود ہے بشرطیکہ اللہ کی فرمانبرداری کی نذر مانی جائے، نبی

[1] مسلم، کتاب النذر، باب الامر بقضاء النذر، رقم: ١٦٤٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَہٖ فَلَا یَعْصِیْہٖ)) ❶

''جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیے کہ اس کی اطاعت کرے اور جو کوئی یہ نذر مانے کہ اس کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

کسی جائز کام کو کرنے کی نذر ماننا مثلاً یہ کہنا کہ یا اللہ مجھے حافظ قرآن بنا دے، میرے بیٹے کا رشتہ کرا دے، مجھے اولاد دے دے وغیرہ تو ایسی نذر جائز ہے اور اسے پورا کیا جائے اگر پورا نہ کر سکے تو کفارہ ادا کرے۔ لیکن کسی غیر شرعی کام کی نذر ماننا مثلاً یہ کہنا کہ یا اللہ میرا فلاں کام کر دے میں اتنے دن پاؤں میں جوتا نہیں پہنوں گا یا فلاں قبر پر جا کر دیا جلاؤں گا یا غیر اللہ کی نذر ماننا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

جادو کا کیا حکم ہے؟

جادو کا وجود برحق اور اس کی حقیقت خیالی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِھِمْ اَنَّھَا تَسْعٰی ﴿٦٦﴾﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ٦٦)

''ان کے جادو سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) دوڑ رہی ہیں۔''

کتاب وسنت سے اس کی تاثیر بھی ثابت ہے۔ جادو حرام، کبیرہ گناہ اور ایک عظیم جرم ہے۔ اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ہے:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)) قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! وَمَا ھُنَّ؟ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰہِ، وَالسِّحْرُ......)) ❷

---

❶ بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اثم من لا یفی بالنذر، رقم: ٦٦٩٦.

❷ بخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالی: ان الذین یاکلون اموال الیتمی......، رقم: ٢٧٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سات ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچو۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ہلاک کردینے والے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا......''

اور یہ فرمان الٰہی:

﴿إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۰۲)

''بلاشبہ ہم فتنہ ہیں، اس لیے تم کفر نہ کرو۔''

البتہ یہ روایت: ''جادو سیکھو لیکن اس پر عمل نہ کرو۔'' اور اس طرح کی دیگر احادیث صحیح نہیں بلکہ نبی ﷺ سے غلط طور پر منسوب کردی گئی ہیں۔

نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟

ان کے پاس جانا جائز نہیں اور جو شخص ان سے فائدے کا طالب ہوکر ان کے پاس گیا لیکن ان کی بات تصدیق نہیں کی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) ❶

''جو کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

اور جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کے علم غیب کے دعوے کی تصدیق بھی کی تو اس نے نبی کریم ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا کیونکہ آپ کا ارشاد ہے:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)) ❷

---

❶ مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکهانة......، رقم: ۲۲۳۰۔

❷ حاکم ۱/ ۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور جو وہ کہہ رہا ہے اس میں اس کی تصدیق کی تو اس نے محمد پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''

ستاروں سے بارش طلب کرنا کب شرک اکبر ہوتا ہے اور کب شرک اصغر؟

جس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر ستارے اثر انداز ہوتے ہیں، پھر اس نے بارش کو ستارے کی طرف منسوب کیا کہ اسی نے بارش پیدا کی اور اتاری ہے تو یہ شرک اکبر ہے اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی مشیت سے ستارے اثر انداز ہوتے ہیں اور اللہ نے اس ستارے کو بارش کے نزول کا سبب بنایا ہے اور اللہ نے یہ نظام رکھا ہے کہ فلاں ستارے کے ظہور کے وقت بارش ہوگی تو یہ حرام اور شرک اصغر ہے کیونکہ اس نے کسی شرعی یا حسی دلیل یا واقعات اور عقل صحیح کی دلیل کے بغیر ستارے کو بارش کا سبب قرار دیا ہے، البتہ سال کے مختلف اوقات اور موسموں پر استدلال اور بارش کے نزول کے وقت کی جستجو کرنا جائز ہے۔

گناہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

گناہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) کبیرہ (بڑے) گناہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر دنیا میں کوئی حد یا آخرت میں اس بنا پر کوئی وعید وارد ہو یا اس پر غضب، لعنت اور ایمان کے جاتے رہنے کی وعید وارد ہو۔ (۲) صغیرہ (چھوٹے گناہ) جو کبیرہ کے علاوہ ہیں۔

کیا کچھ ایسے اسباب بھی پائے جاتے ہیں جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتے ہیں؟

جی ہاں! ایسے بہت سے اسباب ہیں جن میں اہم ترین اسباب یہ ہیں: صغیرہ گناہ پر مصر رہنا یا بار بار اس کا ارتکاب کرنا یا انھیں معمولی سمجھنا یا ان کا ارتکاب کر کے فخر محسوس کرنا یا کھلم کھلا ان کا ارتکاب کرنا۔

توبہ کا کیا حکم ہے؟ اور توبہ کب قبول ہوتی ہے؟

توبہ فوراً واجب ہے۔ گناہ میں پڑ جانا بذات خود کوئی مشکل امر نہیں بلکہ یہ تو انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) [1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تمھیں ختم کر دے گا اور (تمھاری جگہ) ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے استغفار کریں گے اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا۔''

لیکن غلطی یہ ہے کہ گناہ پر مصر رہے اور توبہ میں تاخیر سے کام لے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ (النساء : ٤/ ١٧)

''اللہ انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں، پھر جلد ہی (اس سے باز آجائیں اور) توبہ کرلیں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''

توبہ قبول ہونے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں:

1. گناہ سے فوراً باز آجانا۔
2. گزشتہ گناہوں پر ندامت۔
3. آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم مصمم اور اگر گناہ کا تعلق مخلوق کے حقوق سے ہو تو ان کا حق انھیں لوٹانا ضروری ہے۔

کیا ہر گناہ سے توبہ کی جاسکتی ہے؟ توبہ کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ اور توبہ کرنے والے کا اجر کیا ہے؟

جی ہاں! ہر گناہ سے توبہ کرنی چاہیے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکل آئے یا بندے کی روح حالت نزع میں نرخرے تک نہ پہنچ جائے۔ توبہ کرنے والا اگر اپنی توبہ میں سچا ہے تو اس کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، خواہ گناہوں کی کثرت آسمان کی بلندی کو پہنچ جائے۔

---

[1] مسلم، كتاب التوبة، باب سقوط الذنوب بالاستغفار...... ، رقم : ٢٧٤٩ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان حاکم کا کیا حق ہے؟

حکام کا حق یہ ہے کہ ہم خوش کن اور ناپسندیدہ ہر حالت میں ان کی بات سنتے اور ان کی اطاعت کرتے رہیں، وہ ظلم بھی کریں تو ان کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں، نیز ان کے لیے بددعا نہ کریں، ان کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچیں جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دیں۔ ان کی اطاعت کو اللہ عزوجل کی اطاعت کا ایک حصہ سمجھیں اور ان کے لیے خیر و صلاح، عافیت و سلامتی اور درستی کی دعا کرتے رہیں۔ اگر کسی مسلمان کو گناہ کا حکم دیا جائے تو وہ اسے نہ مانے، اس کے علاوہ بھلائی کے حکم پر اطاعت کرتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے:

((تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ))❶

"امیر کی بات سنو اور مانو اگر تمہاری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں اور تمہارا مال لے لیا جائے، پھر بھی سنو اور اطاعت کرو۔"

کیا امر و نہی میں اللہ کی حکمت سے متعلق سوال کرنا جائز ہے؟

جی ہاں! امر و نہی سے متعلق حکمت کا سوال کیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان اور عمل و اطمینان حکمت کی معرفت پر معلق نہ ہوں بلکہ حکمت کی معرفت ایک مومن کے حق پر ثبات میں اضافہ کا باعث بنے، یہ الگ بات ہے کہ تسلیم مطلق اور حکمت سے متعلق کسی بھی قسم کا سوال نہ کرنا کمال عبودیت، اللہ پر اور اس کی حکمت تامہ پر ایمان کی دلیل ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال تھا۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿مَآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ﴾ "تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے" سے کیا مراد ہے؟

آیت میں ﴿حَسَنَةٍ﴾ سے مراد نعمت اور ﴿سَيِّئَةٍ﴾ سے مراد مصیبت و پریشانی

❶ مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين......، رقم: ١٨٤٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں، نعمت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے کیونکہ یہ اسی کا احسان ہے، البتہ مصیبت و پریشانی کو بھی اللہ ہی نے کسی حکمت کے پیش نظر پیدا کیا ہے، اس لیے اس کی حکمت کے اعتبار سے یہ بھی اللہ کا ایک احسان ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی کوئی برائی نہیں کرتا بلکہ اس کا ہر کام اچھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ)) ❶

''(اے اللہ!) ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے لیکن برائی کی نسبت تیری طرف نہیں۔''

لٰہذا بندوں کے سارے افعال اللہ کے پیدا کردہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بندوں کے اپنے خود کردہ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝٨ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٩ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۝١٠﴾

(اللیل: ۹۲/ ۵تا۱۰)

''پس رہا وہ شخص جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی تو ہم بھی اس کے لیے آسانی پیدا کردیں گے اور لیکن جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کے لیے تنگی و مشکل کا سامان میسر کردیں گے۔''

کیا یہ کہنا جائز ہے کہ فلاں شخص شہید ہے؟

کسی متعین شخص کے بارے میں اس کے شہید ہونے کا فیصلہ کرنا اسی طرح ہے جیسے اس کے جنتی ہونے کا فیصلہ کردیا جائے۔ اس بارے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جن کے جنتی یا جہنمی ہونے کی خبر دی ہے ان کے علاوہ کسی بھی متعین شخص کے بارے میں ہم یہ نہ کہیں کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی کیونکہ حقیقت حال پوشیدہ ہے اور انسان

❶ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائه......، رقم: ۷۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس حالت اور نیت پر فوت ہوا ہے ہمیں اس کا مکمل پتا نہیں ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے اور انسان کی نیت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ ہم نیک شخص کے لیے اللہ کی رحمت کی امید رکھیں گے اور گنہگار پر اس کے عذاب و عتاب سے ڈریں گے۔

کیا کسی متعین مسلمان پر کفر کا حکم لگانا جائز ہے؟

یہ جائز نہیں کہ ہم کسی مسلمان پر کفر یا شرک یا نفاق کا حکم لگائیں جب تک کہ اس پر دلالت کرنے والی کوئی چیز اس سے ظاہر نہ ہو جائے اور اس حکم پر رکاوٹ بننے والی کوئی چیز نہ پائی جائے، رہا اس کا باطن تو اسے ہم اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں گے۔

کیا کعبۃ اللہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا طواف کرنا جائز ہے؟

کعبۃ اللہ کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی جس کا طواف کرنا جائز ہو اور نہ کسی اور جگہ ہی کو، خواہ کتنی ہی محترم ہو کعبہ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جس نے کعبہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کا تعظیمی طواف کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

قیامت کی بڑی نشانیاں کون سی ہیں؟

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ)) [1]

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے قبل دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ چنانچہ آپ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، یاجوج ماجوج کے خروج اور تین جگہ سے

[1] مسلم، کتاب الفتن، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ، رقم: ۲۹۰۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کے دھنسنے کا ذکر فرمایا، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں اور فرمایا کہ ان نشانیوں کی آخری کڑی وہ آگ ہے جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ارض محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔''

وہ سب سے بڑا فتنہ کون سا ہے؟ جو انسانوں پر گزرے گا؟

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَة خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

وفی روایة ((أمر اکبر من الدجال)) [1]

''آدم (علیہ السلام) کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی معاملہ دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی معاملہ دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔''

دجال اولاد آدم میں سے ایک مرد ہے جو آخری زمانے میں آئے گا۔ اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے۔ شروع میں تو وہ نیک ہونے کا دعویدار ہوگا، پھر نبوت اور آخر میں الوہیت کا دعویٰ کر بیٹھے گا۔ ایک قوم کے پاس سے اس کا گزر ہوگا جنھیں وہ دعوت دے گا، وہ لوگ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی تردید کریں گے تو ان کے پاس سے اس حال میں رخصت ہوگا کہ ان کا مال اس کے ساتھ ہو چلے گا اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہ رہ جائے گا، پھر ایک اور قوم پر اس کا گزر ہوگا جنھیں وہ دعوت دے گا، لوگ اس کی دعوت قبول کرلیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو آسمان سے بارش ہوگی اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی۔ وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا۔ ایک مومن کو چاہیے کہ ہر نماز کے آخر میں اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ چاہے اور اگر اسے پالے تو سورۂ کہف کی

[1] مسلم، کتاب الفتن، باب فی بقیة احادیث الدجال، رقم: ۲۹۴۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی آیتیں پڑھے اور فتنے کے خوف سے اس کی ملاقات سے بچتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ)) ❶

''جو دجال کے بارے میں سنے اسے چاہیے کہ اس سے دور ہی رہے، اس لیے اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور وہ سمجھتا ہوگا کہ وہ مومن ہے لیکن وہ ایسے شبہات پیش کرے گا کہ وہ اس کا پیروکار بن جائے گا۔''

دجال روئے زمین پر چالیس دن رہے گا، ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن ہمارے انہی دنوں کے مثل ہوں گے۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے دجال کوئی ایسا شہر اور ایسی زمین نہیں چھوڑے گا جہاں وہ نہ پہنچے، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ ❷

www.KitaboSunnat.com

❶ ابوداوٗد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، رقم: ٤٣١٩.

❷ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مشکاۃ المصابیح، کتاب الفتن.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی عقائد کی تفہیم کے لیے ایک سنجیدہ مکالمہ

محمد عبداللہ نامی ایک شخص کی ملاقات غلام نامی ایک شخص سے ہوئی تو ان کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

محمد عبداللہ: اللہ کی توحید کے قائل ہو اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو کیا تم مجھے اس کا معنی بتا سکتے ہو؟

غلام نبی: توحید یہ ہے کہ تم ایمان رکھو کہ اللہ موجود ہے، اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، وہی زندہ کرنے والا، مارنے والا اور کائنات میں تصرف کرنے والا ہے، وہی رزق دینے والا، ہر چیز کا علم اور اس کی خبر رکھنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے......

محمد عبداللہ: اگر توحید کی تعریف یہی ہے تو فرعون اور اس کی قوم اور ابوجہل وغیرہ سب موحد قرار پائیں گے کیونکہ وہ اس امر سے جاہل نہ تھے جیسا کہ اکثر مشرکین کا حال ہے، چنانچہ فرعون جس نے اپنی ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا، دل سے وہ بھی اس بات کا اقرار واعتراف کرتا تھا کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف کرنے والا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾

(النمل: ٢٧/ ١٤)

”انھوں نے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے۔“

چنانچہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس کا یہ اقرار واعتراف کھل کر سامنے آ گیا۔

لیکن حقیقت میں توحید جس کے لیے رسولوں کی بعثت ہوئی، کتابیں اتاری گئیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے لیے قریش سے قتال کیا گیا وہ یہ ہے کہ عبادت و بندگی صرف اللہ واحد کے لیے خاص کردی جائے اور عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ان تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ میں ''الٰہ'' کا مطلب ہے وہ معبود برحق جس کے سوا کسی کے لیے عبادت انجام دینا درست نہیں۔

محمد عبد اللہ: کیا تم جانتے ہو کہ روئے زمین پر رسول کس لیے بھیجے گئے؟ اور یہ معلوم ہے کہ سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں؟

غلام نبی: رسول اس لیے بھیجے گئے تا کہ وہ مشرکوں کو اللہ واحد کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ شریک کی جانے والی ہر چیز کو ترک کرنے کی دعوت دیں۔

محمد عبد اللہ: قومِ نوح کے شرک میں مبتلا ہونے کا سبب کیا تھا؟

غلام نبی: یہ تو مجھے معلوم نہیں۔

محمد عبد اللہ: اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اس وقت رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا جب انھوں نے وَد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر نامی صالحین کے بارے میں غلو کیا۔

غلام نبی: کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ وَد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں، ظالم و جابر کافروں کے نام نہیں؟

محمد عبد اللہ: جی ہاں! یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں جنھیں قوم نوح نے معبود بنالیا تھا، پھر اہل عرب بھی انہی کی روش پر چل پڑے، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی صحیح بخاری کی حدیث ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ: كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ: فَكَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ)) [1]

''قوم نوح کے جو بت تھے وہ بعد میں اہل عرب میں منتقل ہوگئے، چنانچہ ''وَدّ'' دومۃ الجندل کے قبیلۂ کلب کے لیے ''سواع'' قبیلہ ہذیل کے لیے ''یغوث'' پہلے قبیلہ مراد کے لیے، پھر سبا کے پاس جوف میں بنوغطیف کے لیے ''یعوق'' ہمدان کے لیے اور ''نسر'' آل ذی الکلاع کے قبیلۂ حمیر کے لیے مخصوص تھا۔ یہ سب قوم نوح کے نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ جن مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے ان میں ان کے مجسّمے بنا کر نصب کردیں اور ان مجسّموں کو انھی کے نام سے موسوم کردیں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کر ڈالا لیکن اس وقت ان مجسّموں کی عبادت نہیں کی گئی، پھر جب وہ (مجسّمے بنا کر نصب کرنے والے) لوگ بھی فوت ہوگئے اور علم بھلا دیا گیا تو ان مجسّموں کی عبادت ہونے لگی۔''

غلام نبی: یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے۔

محمد عبد اللہ: کیا میں تمھیں اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات نہ بتاؤں؟ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو رسول بنا کر ایسی قوم کی طرف بھیجا جو استغفار کرتے تھے، عبادت کرتے تھے، طواف وسعی کرتے تھے، حج کرتے تھے اور صدقہ و خیرات بھی کرتے تھے لیکن وہ بعض مخلوقات جیسے ملائکہ، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ بعض دیگر صالحین کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بناتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب چاہتے ہیں اور اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کے امیدوار ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل

---

[1] بخاري، كتاب التفسير، باب ودا ولا سواعا……، رقم: ٤٩٢٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو ان کی طرف بھیجا تاکہ آپ ان کے لیے ان کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تجدید کریں اور انھیں یہ بتائیں کہ یہ تقرب اور یہ اعتقاد خالص اللہ کا حق ہے، اس کا ایک ادنیٰ سا حصہ بھی غیر اللہ کے لیے انجام دینا درست نہیں کیونکہ اللہ ہی اکیلا خالق ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں، وہی اکیلا رازق ہے، ساتوں آسمان اور ان کے اندر موجود مخلوق اور ساتوں زمینیں اور ان کے اندر موجود مخلوق سب کو اُسی نے پیدا کیا ہے اور وہ سب اُسی کے تصرف میں اور اسی کے غلبے میں ہیں بلکہ وہ معبودانِ باطل جن کی مشرکین پرستش کرتے تھے، وہ بھی اس کے معترف تھے کہ وہ اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔

غلام نبی: یہ تو بڑی خطرناک اور بڑے ہی تعجب کی بات ہے تو کیا اس کی کوئی دلیل بھی ہے؟

محمد عبد اللہ: اس کی بہت سی دلیلیں ہیں، ان میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾﴾ (یونس: ۱۰/ ۳۱)

”(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے، وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے؟ یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ۔ پس آپ ان سے کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟“

اور یہ بھی ارشاد ہے:

﴿قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُسۡحَرُوۡنَ ﴿٨٩﴾ ﴾ (المؤمنون : ٢٣/ ٨٤ تا ٨٩)

''(اے نبی!) آپ ان سے پوچھیں کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں اگر جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی۔ آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟ دریافت کیجیے کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ آپ (پھر) پوچھیں کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو؟''

نیز مشرکین حج میں یوں تلبیہ پکارتے تھے:

"لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ ، تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ" ❶

''میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اس شریک کے جو تیرا ہی ہے۔ تو ہی اس کا مالک ہے اور جو اس کی ملکیت ہے اس کا بھی مالک ہے۔''

لہٰذا مشرکین مکہ کا یہ اقرار و اعتراف کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے یا جسے توحید ربوبیت کہتے ہیں، انھیں اسلام میں داخل نہیں کر سکی، نیز ان کا ملائکہ یا اولیاء کو واسطہ بنانا اور ان سے شفاعت کا طالب ہونا اور ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا یہی وہ چیز تھی جس نے ان کی جان و مال کو حلال ٹھہرایا، لہٰذا ہر طرح کی دعا، ہر طرح کی نذر اور ہر طرح کی قربانی اللہ ہی کے لیے کی جائے گی۔ ہر طرح کی استعانت اللہ ہی سے طلب کی جائے گی اور ہر طرح کی عبادت کو اللہ کے لیے خاص رکھنا ضروری ہوگا۔

غلام نبی: انبیاء و رسل علیہم السلام نے جس توحید کی دعوت دی اگر وہ صرف اس بات کا اقرار نہیں کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف کرنے والا ہے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو

❶ مسلم، كتاب الحج، باب التلبية......، رقم: ١١٨٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر وہ کون سی توحید تھی؟

محمد عبد اللہ : انبیاء ورسل علیہم السلام جس توحید کی دعوت کے لیے بھیجے گئے اور مشرکین نے جس کو ماننے سے انکار کیا وہ عبادت کو صرف اللہ کے لیے خاص کرنا تھا، لہٰذا عبادت کی اقسام، مثلاً: دعا، نذر، قربانی، استغاثہ وفریاد اور استعانت وغیرہ میں سے کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے انجام نہیں دی جا سکتی، تمہارے قول: لا الہ الا اللہ سے یہی توحید مراد ہے کیونکہ مشرکین مکہ کے نزدیک ''الٰہ'' سے مراد وہ چیز تھی جس کا مذکورہ بالا اقسام عبادت کے لیے قصد کیا جائے، خواہ وہ کوئی فرشتہ ہو، انسان یا جن ہو۔ وہ ''الٰہ'' سے خالق ورازق اور مدبر مراد نہیں لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ صرف اللہ واحد کی صفات ہیں۔

غلام نبی: گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مشرکین قریش لا الہ الا اللہ کا معنی ومفہوم دورِ حاضر کے بہت سے مسلمانوں سے زیادہ جانتے تھے؟

محمد عبد اللہ : عربی زبان ان کی مادری زبان تھی وہ یہ جانتے تھے کہ اس کلمے سے نبی ﷺ کی مراد یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے انجام دی جائے اور اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا جائے اور ان سے براءت و بیزاری کا اظہار کیا جائے، اس لیے کہ جب نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ کہو: لا الہ الا اللہ، تو انھوں نے جواب دیا (جیسا کہ قرآن ناطق ہے):

﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ ﴾ (ص : ۳۸/ ۵)

''کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود کر دیا، واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔''

حالانکہ وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف کرنے والا ہے۔

غلام نبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتا بلکہ یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا نہ کوئی خالق ہے، نہ کوئی رازق ہے اور نہ کوئی نفع ونقصان کا مالک ہے اور یہ کہ محمد ﷺ بھی اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تھے، چہ جائیکہ دیگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام کو اس کا اختیار ہو لیکن بات یہ ہے کہ میں گنہگار آدمی ہوں اور صالحین کا اللہ کے ہاں بڑا مقام و مرتبہ ہے اور میں ان سے یہی طلب کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے ہاں اپنے مقام و مرتبے کی وجہ سے میری سفارش کر دیں۔

محمد عبد اللہ: میں وہی پہلے والا جواب دہراتا ہوں کہ نبی ﷺ سے جن لوگوں نے اختلاف کیا وہ بھی تمہاری ذکر کردہ باتوں کا اقرار کرتے تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان کے بت کوئی کام نہیں بنا سکتے لیکن وہ ان سے جاہ اور شفاعت کے طلبگار ہوتے تھے۔

غلام نبی: لیکن یہ آیات تو بت پرستوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، پھر تم انبیاء و صالحین کو کیسے بتوں سے تشبیہ دیتے ہو؟

محمد عبد اللہ: لیکن ان بتوں میں سے بعض بت نیک لوگوں کے ناموں سے موسوم تھے جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانے میں تھا، نیز کفاران سے اللہ کے ہاں شفاعت ہی کے طالب تھے کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کا بڑا مقام و مرتبہ تھا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ ﴾ (الزمر: ۳۹/ ۳)

”اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک ہماری رسائی کرادیں۔“

رہا تمہارا یہ کہنا کہ تم انبیاء اور اولیاء کو کیسے بت بنا دیتے ہو؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ کفار جن کی طرف نبی کریم ﷺ مبعوث کیے گئے ان میں سے بعض اولیاء کو پکارتے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝۵۷ ﴾

(بنی اسراءیل: ۱۷/ ۵۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہے، وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔‘‘

اور بعض عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کو پکارتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (المائدۃ: ٥/ ١١٦)

’’اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری امی کو اللہ کے سوا معبود قرار دے لو؟‘‘

اور بعض فرشتوں کو بھی پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ۝ ﴾ (سباء: ٣٤/ ٤٠)

’’اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟‘‘

غلام نبی: لیکن کفار تو ان (صالحین) سے نفع رسانی کی آرزو کرتے تھے جبکہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نفع ونقصان کا مالک اور سارے کاموں کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ ہے اور اسی سے میں اپنی نفع رسانی کی آرزو کرتا ہوں اور صالحین کو ان میں سے کسی بھی چیز کا اختیار نہیں ہے لیکن ان کا قصد میں اس لیے کرتا ہوں کہ اللہ کے پاس ان کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں۔

محمد عبد اللہ: کفار کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (یونس: ١٠/ ١٨)

’’اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہیں اور نہ ان کو نفع دیتی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔“

غلام نبی: لیکن میں تو صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور صالحین کی پناہ لینا اور انھیں پکارنا عبادت تو نہیں ہے۔

محمد عبد اللہ: اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں، کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے تمہارے اوپر اپنے لیے عبادت کو خالص کرنا فرض کیا ہے اور یہ تم پر اس کا حق بھی ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ﴾

(البینة : ۹۸/ ۵)

”انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر۔“

غلام نبی: جی ہاں! اللہ نے مجھ پر یہ فرض کیا ہے۔

محمد عبد اللہ: تو اب تم سے میرا سوال ہے کہ اللہ نے تم پر جو فرض کیا ہے، یعنی اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنا، اس کی وضاحت کر دو۔

غلام نبی: اس سوال سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں اسے نہیں سمجھ سکا، تھوڑی سی وضاحت کیجیے۔

محمد عبد اللہ: غور سے سنو! تاکہ میں تمہارے سامنے اس کی وضاحت کر دوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ۝﴾

(الاعراف : ۷/ ۵۵)

”تم لوگ اپنے رب سے دعا کرو، گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی، بے شک اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔“

غلام نبی: ہاں، کیوں نہیں! بلکہ دعا تو عبادت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) ❶

''دعا ہی عبادت ہے۔''

محمد عبد اللہ: جب تم نے یہ اقرار کرلیا کہ دعا (پکارنا) اللہ کی عبادت ہے اور لیل ونہار میں خوف یا امید کی حالت میں کسی ضرورت کے لیے تم اللہ سے دعا کرو، پھر اسی ضرورت کے لیے کسی فوت شدہ نیک شخص سے بھی دعا کرو تو کیا اس میں تم نے شرک کیا یا نہیں؟

غلام نبی: ہاں، تمہاری یہ بات بالکل صحیح اور واضح ہے۔

محمد عبد اللہ: ایک دوسری مثال بھی سنو، جب تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا علم ہوا:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ (الکوثر: ۱۰۸/ ۲)

''پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔''

اور اللہ کے اس حکم کی تعمیل میں تم نے اس کے لیے ذبح کیا یا نحر کیا تو کیا یہ اللہ کی عبادت ہوئی یا نہ ہوئی؟

غلام نبی: جی ہاں! یہ عبادت ہوئی۔

محمد عبد اللہ: پھر اگر تم نے کسی مخلوق، مثلاً: کسی نیک شخص یا جن وغیرہ کے لیے ذبح کیا تو کیا تم نے اس عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر کو شریک کیا یا نہیں؟

غلام نبی: ہاں، یہ بلاشبہ شرک ہوا۔

محمد عبد اللہ: میں نے تمہارے سامنے دعا اور قربانی کی مثال اس لیے پیش کی ہے کہ دعا قولی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے اور قربانی عملی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے، حالانکہ عبادت انہی دونوں چیزوں میں منحصر نہیں بلکہ اس کا معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس میں نذر، حلف، استعاذہ (پناہ طلب کرنا) اور استعانت (مدد طلب کرنا) وغیرہ شامل ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جن مشرکین کے بارے میں قرآن نازل ہوا کیا وہ فرشتوں، صالحین اور لات وغیرہ کی عبادت کرتے تھے یا نہیں؟

---

❶ ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، رقم: ۱۴۷۹ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام نبی: ہاں، کیوں نہیں! وہ ان کی عبادت کرتے تھے۔

محمد عبد اللہ: تو واضح رہے کہ یہی دعا، قربانی، استغاثہ، استعانت اور التجا وغیرہ ان کی عبادت تھی ورنہ وہ بھی یہ اقرار کرتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے ماتحت ہیں اور اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جاہ ومرتبہ اور شفاعت کے لیے ان کو پکارتے اور ان کی پناہ لیتے تھے اور یہ بات بالکل عیاں اور ظاہر ہے۔

غلام نبی: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے منکر ہو اور اس سے براءت ظاہر کرتے ہو؟

محمد عبد اللہ: نہیں، میں اس کا منکر نہیں اور نہ اس سے براءت ہی ظاہر کرتا ہوں بلکہ...... میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں...... آپ ﷺ شافع (شفاعت کرنے والے) ہیں اور مشفع بھی (جن کی شفاعت قبول کی جائے گی) اور میں آپ کی شفاعت کی امید بھی رکھتا ہوں لیکن تمام شفاعت کا مالک اللہ ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا﴾ (الزمر: ۳۹/ ٤٤)

''(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجیے کہ تمام شفاعت کا مالک اللہ ہی ہے۔''

اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (البقرة: ۲/ ۲۵۵)

''کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔''

اور اللہ جس کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا اسی کے لیے ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى﴾ (الانبیاء: ۲۱/ ۲۸)

''وہ کسی کی بھی شفاعت نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ راضی ہو۔''

اور اللہ صرف توحید (اور اہل توحید) سے راضی ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (آل عمرٰن : ۳/ ۸۵)

”اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔“

تو جب تمام شفاعت کا مالک اللہ ہی ہے اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی اور جب تک اللہ اجازت نہ دے دے تب تک نیک لوگ کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے اور اللہ صرف اہل توحید کے حق میں شفاعت کی اجازت دے گا تو یہ ثابت ہوگیا کہ تمام شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے، لہٰذا میں اسی اللہ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس طرح کی دعائیں کرتا ہوں کہ اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! میرے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول فرمانا، وغیرہ۔

غلام نبی: ہم نے یہ تسلیم کرلیا کہ جو شخص جس چیز کا مالک نہ ہو اس سے اس کا سوال کرنا جائز نہیں لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کردی ہے اور جب آپ کو شفاعت عطا کردی گئی تو آپ اس کے مالک ہوگئے، لہٰذا آپ جس چیز کے مالک ہوگئے آپ سے اس کا سوال کرنا جائز ہے، تب یہ شرک نہیں ہوگا۔

محمد عبد اللہ: ہاں، تمہارا یہ کہنا صحیح ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے منع نہ فرمایا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ (الجن : ۷۲/ ۱۸)

”پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔“

اور شفاعت طلب کرنا دعا (پکارنا) ہے، اللہ ہی نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور اسی نے تمہیں کسی بھی غیر سے اس کا سوال کرنے سے منع بھی فرمادیا ہے، نیز اللہ نے نبی ﷺ کے علاوہ دوسروں کو بھی حق شفاعت عطا کیا ہے، چنانچہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ بھی شفاعت کریں گے، اور اولیاء بھی شفاعت کریں گے [1] تو کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ

[1] بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: وجوہ یومئذ ناضرۃ، رقم: ۷۴۳۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان سب کو شفاعت عطا کی ہے، لہٰذا میں ان سے شفاعت کا طلب گار ہوں؟ اگر تم ایسا کہتے ہو تو گویا صالحین کی اس عبادت کی طرف پلٹ رہے ہو۔

غلام نبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، نیز صالحین کی طرف رجوع کرنا شرک تو نہیں۔

محمد عبد اللہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے زنا سے بھی بڑھ کر شرک کو حرام قرار دیا ہے، نیز یہ کہ اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا؟

غلام نبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں، یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلام سے واضح ہے۔

محمد عبد اللہ: تم نے ابھی اپنے آپ سے اس شرک کی نفی کی ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے اس شرک کی وضاحت کر سکتے ہو جس میں تم گرفتار نہیں ہو اور جس کی تم اپنے آپ سے نفی کر رہے ہو؟

غلام نبی: بتوں کی عبادت کرنا، ان کا قصد کرنا، ان سے سوال کرنا اور ان سے خوف کھانا یہی شرک ہے۔

محمد عبد اللہ: بتوں کی عبادت کا کیا مطلب ہے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کفار قریش یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ لکڑی اور پتھر سے بنے ہوئے یہ بت پیدا کرتے ہیں، روزی دیتے ہیں اور پکارنے والے کا کام بناتے ہیں؟ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے۔

غلام نبی: میں بھی ان باتوں کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ جو شخص لکڑی یا پتھر سے بنے کسی بت کا یا قبر کا یا اسی جیسی کسی چیز کا قصد کر کے وہاں جائے، اسے پکارے، اس کے لیے جانور ذبح کرے اور کہے کہ یہ چیز مجھے اللہ سے قریب کر دے گی اور اس کی برکت سے اللہ مجھ سے مصیبت دور کر دے گا تو بتوں کی بندگی سے میری مراد یہی ہے۔

محمد عبد اللہ: تم نے سچ کہا یہ بتاؤ کہ تم نے جو یہ کہا کہ شرک بتوں کی عبادت کا نام ہے تو کیا اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ جو ایسا کرے صرف وہی مشرک ہے؟ صالحین پر توکل کرنا اور انھیں پکارنا شرک میں داخل نہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام نبی: ہاں، میری مراد یہی ہے۔

محمد عبد اللہ: پھر ان بے شمار آیات کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جن کے اندر اللہ نے مخلوق پر توکل کرنے کو حرام قرار دیا ہے؟

غلام نبی: لیکن جنھوں نے ملائکہ اور انبیاء وغیرہ کو پکارا، وہ اس پکارنے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے بلکہ اس وقت انھیں کافر قرار دیا گیا جب انھوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں جبکہ ہم کسی کو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے۔

محمد عبد اللہ: جہاں تک اللہ کی طرف اولاد منسوب کرنے کی بات ہے تو یہ تو مستقل طور پر کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝﴾

(الاخلاص: ۱۱۲/ ۱-۳)

''کہو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔''

اس آیت میں ﴿اَحَدٌ﴾ سے مراد وہ ذات ہے جو بے مثال ہو اور ﴿الصَّمَدُ﴾ سے مراد وہ ذات ہے جس کا تمام حاجات وضروریات میں قصد کیا جاتا ہو، تو جس نے بھی اس کا انکار کیا وہ کافر ہے، خواہ وہ سورت کے آخری حصے کا ہی منکر کیوں نہ ہو، نیز اللہ کا ارشاد ہے:

﴿مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۹۱)

''نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طرح کے کفر میں فرق کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو لوگ ''لات'' (بت) کو پکارنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، حالانکہ ''لات'' ایک صالح اور نیک آدمی تھا، انھوں نے اسے اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا اور جو لوگ جنوں کی بندگی کرنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، انھوں نے بھی جنوں کو اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاہب اربعہ کے علماء مرتد کے بیان میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اگر یہ گمان کرے کہ اللہ کی اولاد ہے تو وہ مرتد ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ مرتد ہے، چنانچہ علماء ان دونوں قسموں میں فرق کرتے ہیں۔

غلام نبی: لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ﴾

(یونس: ۱۰/ ٦٢)

"سن لو! اللہ کے اولیاء پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

محمد عبد اللہ: ہم بھی یہی کہتے ہیں اور اس کے برحق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اولیاء اللہ کی عبادت نہیں کی جاسکتی۔ ہم اللہ کے ساتھ ان کی عبادت کرنے اور انھیں اللہ کا شریک ٹھہرانے ہی کا تو انکار کرتے ہیں ورنہ تم پر بھی یہی واجب ہے کہ ان سے محبت رکھو، ان کا اتباع کرو اور ان کی کرامات کو مانو۔ اولیاء کی کرامات کا انکار صرف گمراہ لوگ کرتے ہیں جبکہ اللہ کا دین (افراط وتفریط کے) دو کناروں کے درمیان ایک اوسط دین، دو گمراہیوں کے درمیان ہدایت اور دو باطلوں کے درمیان برحق دین ہے۔

غلام نبی: جن کے بارے میں قرآن نازل ہوا وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے تھے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر تھے، قرآن کو جھٹلاتے اور اسے جادو قرار دیتے تھے جبکہ ہم تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں، قرآن کی تصدیق کرتے ہیں، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

محمد عبد اللہ: لیکن تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی بعض چیزوں میں آپ ﷺ کی تصدیق کرے اور بعض چیزوں میں آپ کی تکذیب کرے تو وہ اسلام میں داخل نہیں ہوتا، اسی طرح اگر وہ قرآن کے بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض حصے کا انکار کرے تو بھی اس کا یہی حکم ہے، مثلاً: کوئی شخص توحید کا اقرار رے لیکن نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا توحید اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی فرضیت کا اقرار کرے لیکن زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرے یا ان تمام احکام کی فرضیت کا تو اقرار کرے اور روزے کی فرضیت کا انکار کر دے یا ان تمام احکام کی فرضیت کو مان لے لیکن حج کے وجود کا منکر ہو جائے، چنانچہ کچھ لوگوں نے جب نبی ﷺ کے زمانے میں حج کو تسلیم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

﴿ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴾ (آل عمران: ۳/ ۹۷)

"اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔"

اسی طرح اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے تو وہ بھی بالاجماع کافر ہے، اسی لیے اللہ نے قرآن کریم میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو شخص قرآن کے بعض حصے پر ایمان لائے اور بعض حصے کا انکار کرے وہ کافر ہے، چنانچہ اللہ نے پورے اسلام کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے تو جو شخص اسلام کے بعض احکام کو مانے اور بعض احکام کو نہ مانے وہ کافر ہے، کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض کو نہ مانے وہ کافر ہے؟

غلام نبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ بات تو قرآن سے واضح ہے۔

محمد عبد اللہ: جب تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص کسی چیز میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرے اور کسی میں تصدیق نہ کرے، نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا بعث بعد الموت کے علاوہ ہر چیز کا اقرار کرے تو وہ تمام مذاہب کے اجماع سے کافر ہے، لہٰذا یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ جو فرائض لے کر آئے ان میں توحید سب سے عظیم فریضہ ہے جو فریضۂ نماز، زکوٰۃ اور حج سے بھی زیادہ اہم ہے، پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان توحید سے کمتر ان فرائض میں سے کسی فریضے کا انکار کر دے تو کافر ہو جائے، لیکن توحید جو تمام رسولوں کا دین ہے، اس کا انکار کرے تو کفر کا مرتکب نہ ہو!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام نبی: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو حدیث میں نبی ﷺ سے وارد ہے: ''قیامت کے دن لوگ آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر نوح علیہ السلام سے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے، یہ سب کے سب معذرت کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس فریاد لے کر پہنچیں گے،[1] یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیر اللہ سے فریاد کرنا شرک نہیں۔

محمد عبد اللہ: تم اصل مسئلے کو خلط ملط کر رہے ہو۔ ہم زندہ شخص سے اس چیز کے بارے میں فریاد کرنے کے منکر نہیں جس پر وہ قادر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾

(القصص:۲۸/ ۱۵)

''اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی۔''

اور جیسا کہ انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ان چیزوں کے بارے میں فریاد کرتا ہے جن پر مخلوق قادر ہے۔ البتہ ہم اس تعبدی فریاد کے منکر ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا اختیار نہیں۔ اور لوگ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام سے فریاد کریں گے جس سے ان کا مقصد یہ ہوگا کہ یہ انبیاء اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں کا حساب لے تاکہ اہل جنت محشر کی تکلیف سے نجات پائیں اور ظاہر ہے کہ یہ چیز دنیا اور آخرت میں جائز ہے کہ تم کسی نیک شخص کے پاس آؤ جو تمھارے پاس بیٹھ کر تمھاری بات سنے اور تم اس سے درخواست کرو کہ وہ تمھارے لیے اللہ سے دعا کر دے جیسا کہ رسول ﷺ کے صحابہ آپ کی حیات طیبہ میں آپ کے پاس آ کر دعا کی درخواست کرتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد انھوں نے کبھی آپ کی قبر کے پاس آ کر آپ سے سوال نہیں کیا۔

غلام نبی: اچھا، تم ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ جب انھیں آگ

---

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة......، رقم: ٦٥٦٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: ''کیا تمہیں کوئی (امداد کی) حاجت ہے؟'' ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: ''جہاں تک آپ کی مدد کی بات ہے تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔'' "أما إليك فلا" ❶ اگر جبرائیل علیہ السلام سے فریاد کرنا شرک ہوتا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے اس کی پیش کش نہ کرتے؟

محمد عبد اللہ: یہ بھی پہلے شبہ کے قبیل سے ہے اور یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے لیکن اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے تو جبرائیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ انہیں ایک ایسے طریقے سے فائدہ پہنچا دیں گے جس پر انہیں قدرت حاصل ہے کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تو اس طاقت کے مالک ہیں جیسا کہ ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝﴾ (النجم: ۵۳/ ۵)

''اسے مضبوط طاقتوں والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔''

تو اگر اللہ تعالیٰ انہیں اس کی اجازت مرحمت کر دے کہ وہ آتش نمرود اور اس کے اردگرد کی زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر مشرق یا مغرب میں پھینک دیں تو وہ یقیناً ایسا کر سکتے تھے۔ اس کی مثال اس مالدار شخص کی ہے جو کسی غریب محتاج شخص کو دیکھ کر یہ پیشکش کرے کہ وہ اس سے قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کر لے لیکن یہ محتاج شخص قرض لینے سے انکار کر دے اور صبر کرے یہاں تک کہ اللہ اسے اپنے پاس سے رزق عطا کر دے جس میں کسی کا کوئی احسان نہ ہو تو اس واقعے کا اس تعبدی فریاد اور شرک سے کیا واسطہ جسے تم انجام دے رہے ہو؟

برادرم! یہ بھی جانتے چلو کہ وہ سابقہ مشرکین جن کی طرف نبی ﷺ کی بعثت ہوئی ان کا شرک ہمارے زمانے کے لوگوں کے شرک سے کمتر تھا اور اس کے تین اسباب ہیں:

اول: سابقہ مشرکین صرف خوشحالی کے وقت اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے تھے، سختی اور پریشانی کے وقت وہ صرف اللہ کو پکارتے تھے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى

❶ شعب الایمان، رقم: ۱۰۴۵۔ یہ حدیث نہیں بلکہ بشر بن حارث الحافی کا قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴾ (العنکبوت: ۲۹/ ۶۵)

''پس جب یہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔''

اور یہ ارشاد بھی:

﴿ وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴾ (لقمٰن: ۳۱/ ۳۲)

''اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر رہتے ہیں، اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہوں۔''

مشرکین خوشحالی کے وقت اللہ کو بھی پکارتے تھے اور غیر اللہ کو بھی پکارتے تھے، البتہ پریشانی اور سختی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور اپنے معبودوں کو بھول جاتے تھے۔

دوم: سابقہ مشرکین اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے تھے جو اللہ کے مقرب بندے ہوتے تھے، جیسے کسی نیک انسان، جن کو یا فرشتے کو پکارتے تھے جو اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار ہوتے تھے، نافرمان نہیں ہوتے تھے۔

سوم: نبی ﷺ کے زمانے میں جتنے بھی مشرک تھے ان کا شرک صرف توحید الوہیت میں تھا، توحید ربوبیت میں نہ تھا، مگر اب توحید الوہیت میں بھی شرک پایا جاتا ہے اسی طرح توحید ربوبیت میں بھی بکثرت شرک موجود ہے، مثال کے طور پر وہ طبیعت (فطرت) کو کائنات کے اندر تصرف کرنے والا، یعنی مارنے اور جلانے والا وغیرہ بتاتے ہیں۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ توحید کے لیے ضروری ہے کہ دل کا اعتقاد، زبان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرار اور اعضاء وجوارح کے عمل سے اس کی توثیق وتصدیق ہو۔

آپ کے لیے یہ بھی واضح ہو جانا چاہیے کہ جو شخص مال یا مقام ومرتبے کے گھٹ جانے کے خوف سے یا کسی کی مدارات میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے تو وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو مذاق کے طور پر کوئی کلمہ کفر کہہ دے کیونکہ مذاق کرنے والا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جو بات اپنی زبان سے کہتا ہے عموماً دل سے اس کا اعتقاد نہیں رکھتا لیکن جو شخص لوگوں کے ڈر سے یا ان کے پاس موجود مال وجاہ کی طمع میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے وہ شیطان کے اس وعدے کی تصدیق کرتا ہے:

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾

(البقرة: ٢/ ٢٦٨)

''شیطان تمہیں فقیری سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔''

اور اس کی وعید سے ڈرتا ہے:

﴿اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ﴾ (آل عمران: ٣/ ١٧٥)

''یہ (خبر دینے والا) شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔''

اور اللہ رحمٰن کے اس وعدے کی تصدیق نہیں کرتا:

﴿وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا﴾ (البقرة: ٢/ ٢٦٨)

''اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔''

اور نہ اللہ جبار کی اس وعید سے ڈرتا ہے:

﴿فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

(آل عمران: ٣/ ١٧٥)

''پس تم ان (کافروں) سے نہ ڈرو بلکہ صرف میرا خوف رکھو (اگر تم مومن ہو)۔''

تو کیا ایسا شخص اولیاء الرحمٰن میں سے ہونے کا حقدار ہے یا اولیاء الشیطان میں سے؟

دوسری آیت، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (النحل: ١٦/ ١٠٦)

”جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے، سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے صرف اس شخص کو معذور قرار دیا ہے جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، اس کے علاوہ جو شخص بھی کلمہ کفر ادا کرے وہ اپنے ایمان کے بعد کافر ہے، خواہ اس نے ایسا ڈر کی وجہ سے کیا ہو یا (کسی بھی قسم کی) طمع میں کیا ہو یا کسی کی مدارات میں کیا ہو یا اپنے وطن یا اہل وعیال یا خاندان یا مال کے لالچ میں کیا ہو یا بطور مذاق کیا ہو یا اس کے علاوہ کسی اور غرض سے کیا ہو، سوائے مجبوری کے کیونکہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کو عمل، کلام اور فعل ہی پر مجبور کیا جا سکتا ہے، دل کے اعتقاد پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (النحل: ١٦/ ١٠٧)

”یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا، یقیناً اللہ کافروں کو راہِ راست نہیں دکھاتا۔“

یہ ارشاد اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ عذاب کسی اعتقاد کے سبب یا دین سے بغض اور جہالت کی وجہ سے یا کفر سے محبت کے باعث نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے دنیا کو دین پر ترجیح دے دی تھی۔ واللہ اعلم

چند اہم نصیحتیں

* کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں جہاں اختلاف محسوس ہو وہاں فتنے کی تلاش یا تاویل کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جستجو میں مختلف فیہ امر کی پیروی تمہارا شعار نہ ہو، حقیقت میں اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے بلکہ تمہارا شعار راسخین علم کا شعار ہونا چاہیے جو متشابہات کے بارے میں کہتے ہیں:

﴿اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ﴾ (اٰل عمرٰن: ۳/ ۷)

''ہم اس پر ایمان لائے اور یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔''

اور مختلف فیہ امر میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہیں:

((دَعَ ما يريبك الى مَا لا يَرِيبُكَ .)) ❶

''جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز لے لو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔''

اور اس حدیث کو:

((فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ .)) ❷

''جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچا لی، اور جو شبہات میں پھنس گیا وہ حرام میں جا پڑا۔''

اور اس حدیث کو:

((وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ .)) ❸

''گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔''

✸ خواہش نفس کی پیروی کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان ذیل میں اس سے منع فرمایا ہے:

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب، رقم: ۲۵۱۸۔

❷ مسلم، کتاب المساقاة، باب اخذ الحلال......، رقم: ۱۵۹۹۔ بخاری، رقم: ۵۲.

❸ مسلم، کتاب البر والصلة، باب تفسير البر والاثم، رقم: ۲۵۵۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ﴾ (الجاثية : ٤٥/ ٢٣)

''کیا تم نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے۔''

✵ آباء و اجداد کی اندھی تقلید سے بچو کیونکہ یہ چیز انسان اور قبول حق کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ حق مومن کا ایک گم گشتہ سامان ہے، وہ جہاں کہیں بھی اسے پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ ﴾

(البقرة: ٢/ ١٧٠)

''اور جب ان سے کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کا اتباع کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، گو ان کے باپ دادا بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔''

✵ کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو کیونکہ یہ ہر مصیبت کی جڑ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .)) ❶

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔''

✵ غیر اللہ پر توکل اور بھروسا کرنے سے بچو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ ﴾ (الطلاق: ٦٥/ ٣)

''اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔''

✵ اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ .)) ❷

---

❶ ابوداوٗد، کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة، رقم: ٤٠٣١.

❷ أحمد: ٩/ ٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔"

✱ اللہ کے بارے میں برا گمان رکھنے سے بچو، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي .)) ❶

"میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں (اس کے لیے) اس کے مطابق ہوتا ہوں۔"

✱ بلا و مصیبت نازل ہونے سے پہلے اسے روکنے کے لیے یا نازل ہو جانے کے بعد اسے دور کرنے کے لیے چھلہ یا دھاگا وغیرہ پہننے سے بچو۔ نظر بد کو روکنے کے لیے تعویذ لٹکانے سے بچو، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ)) ❷

"جس نے تعویذ لٹکایا بلاشبہ اس نے شرک کیا۔"

✱ پتھروں، درختوں، عمارتوں اور آثار ونشانات وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے سے بچو۔

✱ کسی بھی چیز سے بدفالی و بدشگونی لینے سے بچو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ)) ثَلَاثًا ❸

"بدفالی شرک ہے، بدفالی شرک ہے، بدفالی شرک ہے۔" یہ آپ نے تین بار فرمایا۔

✱ نجومیوں کی تصدیق کرنے سے بچو جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحیفوں میں برج ظاہر کرتے اور ان برجوں سے متعلق اشخاص کی خوش نصیبی یا بدنصیبی بتاتے ہیں اس بارے میں ان کی تصدیق کرنا بھی ؎رک ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

---

❶ بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰه تعالیٰ: و یحذرکم اللّٰه نفسه......، رقم: ۷۴۰۵.

❷ احمد: ٤/ ١٥٦.

❸ ابوداوٗد، کتاب الطب، باب فی الطیرة، رقم: ۳۹۱۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭ بارش اتارنے کی نسبت ستاروں یا موسموں کی طرف کرنے سے بچو، بارش اتارنے کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کی جانی چاہیے۔

٭ غیر اللہ کی قسم کھانے سے بچو، حدیث میں ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ .)) ❶

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔''

٭ زمانے کو یا ہوا کو یا سورج کو یا ٹھنڈک کو یا گرمی کو برا کہنے سے بچو کیونکہ یہ درحقیقت اس اللہ کو برا بھلا کہنا ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔

٭ جب تمہیں کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو لفظ ''لو'' یعنی ''اگر'' استعمال کرنے سے بچو (یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا) کیونکہ اس سے شیطانی وسوسوں کا دروازہ کھلتا ہے اور اس میں اللہ کی مقرر کردہ تقدیر پر اعتراض بھی ہے بلکہ یوں کہو: ''اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا۔''

٭ قبروں کو مسجد بنانے سے بچو کیونکہ جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی، صحیحین میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی بیہوشی طاری تھی اسی حال میں آپ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))
يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. ❷

''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔'' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) آپ اپنی امت کو ان لوگوں کے فعل سے ڈرا رہے تھے۔ اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔''

---

❶ ترمذی، کتاب النذور، باب ما جاء فی کراهية الحلف بغير الله، رقم: ١٥٣٥.

❷ بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ......، رقم: ١٣٩٠، کتاب المغازی، رقم: ٤٤٤٣، ٤٤٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُونَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَٰلِكَ .)) ❶

''بے شک تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء (علیہم السلام) اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنالیا کرتے تھے، دیکھنا تم بھی قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

www.KitaboSunnat.com

❶ مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور......، رقم: ۵۳۲ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۴ سوالات کے جوابات
۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (۱۔۵۰ آیات کی تفسیر)
۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ظلم و ناانصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات
۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
۵: سیاحت اُمت المعروف بہ شوقِ جہاد
۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام، اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب
۷: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف/شہباز حسن)
۸: بدعات کا انسائیکلوپیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ واستدراک)
۹: دوزخ کا منظر مع جہنم سے بچانے والے اعمال
۱۰: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ و تعلیق)
۱۱: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاۃ کا ترجمہ و تعلیق)
۱۲: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن)
۱۳: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)
۱۴: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)
۱۵: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النبیین
۱۶: جنت کا منظر (حافظ حمزہ کاشف/شہباز حسن)
۱۷: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها کا ترجمہ و تعلیق)
۱۸: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص و تعلیق)
۱۹: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ (زیرِ طبع)
۲۰: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ و تعلیق)
۲۱: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب، شرح اربعین نووی (زیرِ طبع)
۲۲: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔اسبابها و علاجها کا ترجمہ و تعلیق) (زیرِ طبع)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِ طبع)

۲۴: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ، شہباز حسن) (زیرِ طبع)

۲۵: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان و ادب میں عربی مقالہ) (زیرِ طبع)

۲۶: اصول الکرخی (ترجمہ)

نظرِ ثانی شدہ کتب اور تعلیقات

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال

۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ و شرح)

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)

۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ

۵۔ الاسماء الحسنیٰ از میاں انوار اللہ

۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال

۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال

۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی

۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس

۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۳۔ اصول کرخی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)

۱۴۔ توبہ کا دروازہ (از میاں انوار اللہ)

۱۵۔ اسلامی عقائد۔ دو مسلمانوں کا مکالمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب نمبر ____
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

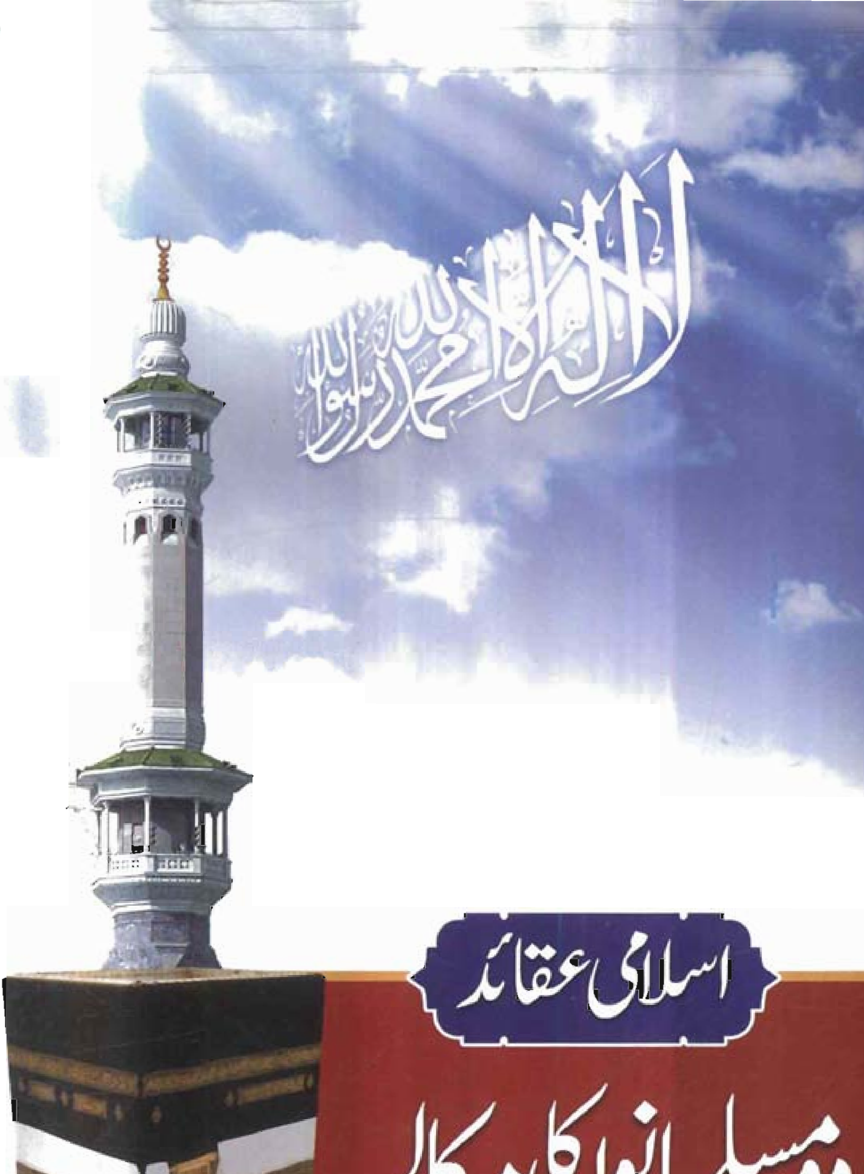

اسلامی عقائد

دو مسلمانوں کا مکالمہ